حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کا نسبِ آبائی اور نسب مادری اور سلسلہء مدار
پر تاریخی دلائل وشواہد اور تحقیقات سے بھرپور تالیف

جمالِ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مؤلف:

حضرت پیر عبدالغفار شاہ، عاشقان وخادمانِ مدار
چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی

بانی وسرپرست اعلیٰ: **خانقاہ مداریہ، چشتیہ،**
میرپورخاص، سندھ، پاکستان۔ +92-312-3511127

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کا نسبِ آبائی اور نسب مادری اور سلسلہء مدار پر تاریخی دلائل وشوائد اور تحقیقات سے بھر پور تالیف

مؤلف:

حضرت پیر عبد الغفار شاہ، عاشقان وخادمانِ مدار

چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی

بانی وسرپرست اعلیٰ: **خانقاہِ مداریہ، چشتیہ،**

میرپور خاص، سندھ، پاکستان۔ +92-312-3511127

نام کتاب: جمالِ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نظر ثانی: حضرت پیر سید محضر علی جعفری مداری (سجادہ نشین مکن پور شریف)

حضرت مفتی سید شجر علی مداری (مکن پور)

مبلغ اسلام حضرت علامہ سید حسن علی شاہ قادری مداروی (مدینہ منورہ)

حضرت علامہ مفتی فیاض احمد اویسی (بہاولپور)

پروف ریڈنگ: خلیفہ حاجی عبدالوہاب چشتی مداروی (خانقاہ مداریہ میر پور خاص)

طیب علی شاہ، ایم اے اسلامک کلچر (خانقاہ مداریہ میر پور خاص)

کمپوزنگ: حسیب حنیف، حیدر آباد 0333-2779737

طباعت: الحنیف پرنٹرز اینڈ پبلشرز حیدر آباد

سن اشاعت: جمادی الاول 1440 ہجری فروری 2019ء

قیمت: 80 روپے

ملنے کا پتہ:

خانقاہ مداریہ چشتیہ میر پور خاص سندھ پاکستان۔ +92-311-3382987, +92-300-3319726

جمعیتِ سادات پاکستان 338/B3 سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی سید صابر رضا چیئر مین +92-311-1211290

خانقاہ مداریہ قصبہ کالونی F ایریا مکان نمبر 118 کراچی، خلیفہ ماسٹر جان محمد شاہ مداروی +92-312-0166549

ڈاکٹر سید اسلام الدین بخاری حسینی مداروی پیر کالونی نزد ٹنڈو سومرو روڈ ٹنڈو الہیار +92-301-3568987

درگاہ سید حیدر شاہ بخاری پریٹ آباد حیدر آباد، بابا مختیار احمد شاہ +92-300-2693835

انجمنِ شاہ برادری ویلفیئر F-20 بی ہینڈ جیکب لائن، محمد پرویز شاہ +92-300-2877565

A1/5 قصبہ کالونی، منگھو پیر روڈ، کراچی۔ خلیفہ محمد شاہد شاہ +92-3132453027

فہرست

فہرست

دیباچہ

تمام اولیاء کرام میں سب سے زیادہ اسلام کی ترویج و اشاعت کرنے والوں میں حضرت سید بدیع الدین قطب المدارؒ کا شمار ہوتا ہے لیکن آپ کی ذات و خدمات و کرامات سے لوگ واقف نہیں ایسی صورت میں سرکارؒ کے متعلق تحریری کام ضروری ہے۔ صوفی عبدالغفار شاہ وقاری مداری خلیفہ سلسلہء عالیہ مداریہ نے ایک کتاب تحریر کی جو لوگ پڑھیں گے سرکارؒ کے حالات سے آگاہ ہونگے، اللہ تعالیٰ اسی طرح تحریری کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔۔

سید محضر علی وقاری مداری جعفری،

سجادۂ اعظم آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف

۲۷ جنوری ۲۰۱۹ء

تمام اولیاء کرام بالخصوص خانوادہ اسلم کی ترویج و
اشاعت میں لگے رہے، حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کا
شمار ہوتا ہے لیکن آپ کی تصنیفات، خدمات و
کرامات سے لوگ روشناس نہیں ہیں اسی دور
میں سرکار سے متعلق تحریر کا کام ضروری ہے مولانا
عبدالغفار صاحب دستاری مداری خلیفہ سلسلہ عالیہ
مداریہ نے ایک کتاب تحریر کی جو لوگ پڑھیں گے
سرکار کے حالات سے آگاہ ہونگے اللہ تعالیٰ اسی
طرح تحریر کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے
اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

سید جعفر علی مداری جعفری سجادہ نشین
آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف
27/11/2019

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ضرورت تھی مجھے جنت کا زینہ چن لیا میں نے
زمانہ چھوڑ کر سارا مدینہ چن لیا میں نے

غلامِ پنجتن ہوں میں میرے عباسؑ ہیں رہبر
محمد ﷺ کی انگوٹی سے نگینہ چن لیا میں نے

کسی بھی میکدے میں اب میرا دل ہی نہیں لگتا
نگاہِ ساقیء کوثر ﷺ سے پینا چن لیا میں نے

زمانہ ہم کو کہتا ہے مدارالعالمینؒ والا
بروزِ حشر بخشش کا خزینہ چن لیا میں نے

مدینہ پاک جانا ہے تو پھر الیاس شاہدؔ سن
رسول پاک ﷺ والا وہ مہینہ چن لیا میں نے

(از۔ الیاس شاہد شاہ مداروی)

منقبت

جگ میں اجالا کر دیا قطب المدارؒ نے
دامن ہمارا بھر دیا قطب المدارؒ نے

جو بے یقین لوگ تھے انکو بھی روبرو
اک آئینہ دکھا دیا قطب المدارؒ نے

نعرۂ دم مدار ہیں جلتے ہوئے چراغ
ایسا دیا جلا دیا قطب المدارؒ نے

نعرہ لگایا زور سے جب دم مدار کا
رنگوں سے مجھ کو بھر دیا قطب المدارؒ نے

مل کر چلو خلوص سے منزل ہے آس پاس
رستے کو صاف کر دیا قطب المدارؒ نے

غفارؔ اپنی پیار کی اجرک بچھا کر دیکھ
کیسا خزانہ بھر دیا قطب المدارؒ نے

(از۔ پیر عبد الغفار شاہ مداروی)

نام و نسب

آپ کا اسم گرامی سید بدیع الدین احمد ہے اور لقب قطب المدار، حیُ المدار اور زندہ شاہ مدار ہے صاحبِ تذکرۃُ الکرام اور صاحب سفینۃ الاولیاء اور صاحبِ اولیاء ہندوستان نے آپ کو ہاشمی سید لکھا ہے یعنی سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدارؓ نجیب الطرفین ساداتِ بنی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے ہیں۔

حضرت زندہ شاہ مدارؓ کا نسبِ آبائی

صاحبِ مدارِ اعظم نے آپ کا نسب آبائی یعنی والد کی طرف سے نسب نامہ اس طرح لکھا ہے۔
حضرت سید بدیع الدینؒ بن سید علی حلبیؒ بن سید بہاؤالدینؒ بن سید ظہیر الدینؒ بن سید احمدؒ بن سید اسماعیل ثانیؒ بن سید محمدؒ بن سید محمد اسماعیلؒ بن سید امام جعفر صادقؑ بن سید امام محمد باقرؑ بن سید امام زین العابدینؒ بن سید امام حسینؑ (شہید کربلا) بن سید امام المتقین امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حضرت زندہ شاہ مدارؓ کا نسبِ مادری

صاحب مدارِ اعظم نے آپ کا نسبِ مادری یعنی والدہ کی طرف سے نسب نامہ اس طرح لکھا ہے
۔حضرت سیدہ فاطمہ ثانیؓ بنتِ سید عبداللہؒ بن سید زاہدؒ بن سید محمدؒ بن سید عابدؒ بن سید صالحؒ بن سید ابو یوسفؒ بن سید ابولقاسمؒ بن سید محمد ملقب بنفسِ زکیہؒ بن سید عبداللہ محضؒ بن سید حسن مثنیٰؓ بن سیدنا امام حسنؑ بن سیدنا امام المتقین امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم

(مدارِ اعظم: صفحہ 29،28،27)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؓ کا نسب نامہ والدِ محترم سید علی حلبیؒ کی طرف سے امام حسینؑ تک پہنچتا ہے اس طرح آپ حسینی سید ہیں اور آپکی والدہ محترمہ سیدہ فاطمہ ثانیؓ بنت سید عبداللہؒ کا شجرۂ نسب امام حسنؑ تک پہنچتا ہے اس طرح آپ حسنی سید ہیں۔

خانوادہ طریقت

طریقت کے سلاسل میں چار پیر پانچ چشت اور نو قادر ہیں۔ پانچ چشت اور نو قادر کو چودہ خانوادہ کہا جاتا ہے۔ تمام سلاسل طریقت انہی خانوادوں سے جا کر ملتے ہیں چودہ خانوادوں کا ذکر سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھویؒ نے لطائف اشرفی میں اور تذکرۃ الفقراء بنامِ نامی خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ (قدیمی نسخہ) اور دیگر بزرگانِ دین نے اپنی اپنی تصانیف میں ذکر کیا ہے پر یہاں ہم سراج الفقراء سے چار پیر اور چودہ خانوادوں کا ذکر کر رہے ہیں۔

چار پیر

حضور اکرم ﷺ سے خلافتِ باطنی جو حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو مقامِ غدیر پر عطا ہوئی تھی اُسی خلافتِ باطنی کے سرچشمہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے چار خلفاءِ کرام ہوئے یہ چار پیر حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے وہ چار خلفاء کرام ہیں جنہیں اہلِ سلاسل چار پیر کہتے ہیں جو طریقت کے چار پیر کہلاتے ہیں۔

(۱) حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسن مجتبیٰؑ

(۲) حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسینؑ شہید کربلا

(۳) حضرت خواجہء خواجگان خواجہ سیدنا حسن بصریؒ

(۴) حضرت خواجہ سیدنا کمیل ابنِ زیادؒ

(سراج الفقراء صفحہ 3) (تذکرۃ الفقراء صفحہ 5،4)

نو قادر پانچ چشت یعنی چودہ خانوادہ

حضرت خواجہء خواجگان خواجہ سیدنا حسن بصریؒ کے دو مشہور خلفاء ہوئے ایک حضرت خواجہ سیدنا حبیب عجمیؒ جو نو قادر کے بانی ہیں اور دوسرے خلیفہ حضرت خواجہ سیدنا عبدالواحد بن زیدؒ جو پانچ

چشت کے بانی ہیں۔

نو قادر کے اسم گرامی یہ ہیں

(۱) حضرت خواجہ شیخ حبیب عجمیؒ

(۲) حضرت خواجہ شیخ طیفور شامی عرف بایزید پاک بُسطامیؒ

(آپ دوئم قادر ہے حضرت زندہ شاہ مدارؒ آپ کے مرید اور خلیفہ ہے سلسلہء طیفوریہ مداریہ دوئم قادر بھی کہلاتا ہے)

(۳) حضرت خواجہ شیخ معروف کرخیؒ

(۴) حضرت خواجہ شیخ سری سقطیؒ

(۵) حضرت خواجہ شیخ جنید بغدادیؒ

(۶) حضرت خواجہ شیخ ابواسحاق شہریار گارزونیؒ

(۷) حضرت خواجہ شیخ علاؤالدین طوسیؒ

(۸) حضرت خواجہ شیخ ابونجیب سہروردیؒ

(۹) حضرت خواجہ شیخ نجم الدین فردوسیؒ

پانچ چشت کے نام یہ ہیں

(۱) حضرت خواجہ شیخ عبدالواحد بن زیدؒ

(۲) حضرت خواجہ شیخ فضیل ابن عیاضؒ

(۳) حضرت خواجہ شیخ ابراہیم بن ادھم بلخیؒ

(۴) حضرت خواجہ شیخ ابوہبیرہ بصریؒ

(۵) حضرت خواجہ شیخ ابواسحاق شامی چشتیؒ

(سراج الفقراء صفحہ 3،4،5)

ولادت با سعادت

حضرت سیدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ 242 ہجری میں شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے آپؒ کی ولادت کے وقت بھی کرامتوں کا ظہور ہوا، جب آپؒ کی عمر مبارک تقریباً پانچ سال ہوئی تو آپ کے والد گرامی سید علی حلبیؒ نے اپنے وقت کے بہت بڑے عالم حضرت علامہ مولانا حذیفہ شامی مرعشیؒ (جو اپنے علم میں نظیر نہیں رکھتے تھے) کے سپرد کیا نیز بارہ سال کی عمر میں آپ بہت سے علوم سے واقف ہو گئے۔ علم تفسیر، علم حدیث و علم فقہ میں آپ نے وہ کمال پیدا کیا کہ اپنے زمانہ میں محدث مشہور ہو گئے الغرض چودہ سال کی عمر میں آپ ایک بہت بڑے عالم ہو گئے تھے۔ (مدار اعظم۔ صفحہ 30،31)

سلسلۂ طریقت میں بیعت

آپؒ حضرت طیفور شامی عرف بایزید پاک بُسطامیؒ کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ صاحب مدار اعظم نے آپکا شجرۂ طریقت صدیقیہ اس طرح لکھا ہے حضرت سید بدیع الدین قطب المدارؒ، حضرت طیفور شامی عرف بایزید بسطامیؒ، حضرت عین الدین شامیؒ، حضرت یمین الدین شامیؒ، حضرت عبداللہ علمبردارؒ، امام المسلمین حضرت ابوبکر صدیقؓ، محبوبِ رب العالمین خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت عبداللہ علمبردار کو حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے بھی فیض حاصل ہے)

(سیرتِ مدار۔ صفحہ 29) (مدارِ اعظم۔ صفحہ 29،30) (جواہرِ مجددیہ۔ صفحہ 61)

صاحب گلستان مدار نے آپ کا شجرۂ طریقت طیفوریہ اس طرح لکھا ہے۔ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ، حضرت طیفور شامی بایزید بسطامیؒ، حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ، حضرت خواجہ حسن بصریؒ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ، محبوب رب العالمین خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (تاریخ مدار۔ صفحہ 68) (گلستان مدار۔ صفحہ 200)

صاحب مدارِ عالم نے آپ کا شجرۂ طریقت جعفریہ اس طرح لکھا ہے۔ حضرت سیدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ، حضرت طیفور شامی بایزید بُسطامیؒ، حضرت سیدنا امام جعفر صادقؓ، حضرت سیدنا امام محمد باقرؓ، حضرت سیدنا امام زین العابدینؑ، حضرت سیدنا امام حسینؑ شہید کربلا، حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰؓ، حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ، محبوب رب العالمین خاتم النبین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مدارِ عالم۔صفحہ 54)

صاحب لطائف اشرفی نے حضرت شیخ بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کو اویسی مشرب لکھا ہے اویسی اس کو کہتے جن کو عالمِ ظاہر میں کسی پیرو مرشد کی ضرورت نہیں ہوتی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرۂ عنایت میں بذاتِ خود پرورش فرماتے ہیں۔ جس میں کسی دوسرے کا واسطہ نہیں ہوتا جس طرح حضرت اویس قرنیؓ کی بے واسطہء غیر پرورش فرمائی۔ یہ ایک بہت ہی عالی اور عظیم مقام ہے کبھی کسی کو یہ دولت نصیب ہو جاتی ہے اور یہ مقام میسر آ جاتا ہے۔

(لطائف اشرفی۔صفحہ 545،546)

فیضان بایزید بسطامیؒ

صاحب لطائف اشرفی نے لکھا ہے حضرت سلطان العارفین شیخ طیفور شامی عرف بایزید بُسطامیؒ نے ایک سو تیرہ (113) مشائخین کی خدمت میں باریابی کا شرف حاصل کیا ان بزرگوں میں ایک حضرت امام جعفر صادقؓ بھی ہے آپ نے ایک سو پچاس سال کی عمر پائی اور آپ نے تربیتِ کمال حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ سے پائی اور آپ نے شیخ احمد طیفوریؒ (حضرت زندہ شاہ مدارؒ) کو خرقہء صوف عطا فرمایا یعنی خلافت سے سرفراز فرمایا۔ (لطائف اشرفی۔صفحہ 538)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت طیفور شامی عرف بایزید بسطامیؒ نے ایک سو تیرہ (113) مشائخین سے فیض حاصل کیا جن میں سرفہرست حضرت امام جعفر صادقؒ، حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ اور خواجہ عین الدین شامیؒ جیسے عظیم المرتبت بزرگ شامل ہیں وہ تمام فیض آپ نے خلافت کی صورت میں حضرت سیدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کو عطا فرمائے۔

بارگاہِ مرشد میں حاضری

حضرت سیدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ مرشد گرامی حضرت بایزید بسطامیؒ کی خدمت میں پہنچتے ہیں تو آپ نے زندہ شاہ مدارؒ کو حبسِ دم کی تعلیم فرمائی (اپنی سانس کو روک کر اللہ کا ذکر کرنا حبسِ دم کہلاتا ہے) چنانچہ آپ نے ہدایتِ شیخ اس قدر حبسِ دم کیا کہ آپ سالہا سال کھانے پینے کی خواہشات سے علیحدہ رہتے تھے حضرت شاہ غلام علی نقشبندیؒ فرماتے ہیں کہ آپ نے دعا کی تھی خدایا مجھ سے ان خواہشات نفسانی کو صلب کرلے تاکہ میں تیرے عشق میں ہر وقت مستغرق رہوں اس پر سب صوفیاء کرام کا اتفاق ہے کہ آپ آخر وقت تک ان خواہشات سے علیحدہ رہے جب وہ حضوری ہوئی کہ جس میں حضور اکرم ﷺ نے آپ کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا اُس وقت اُن انوار و برکات کے فیضان کے علاوہ آپ کی سب خواہشات کو صلب کرلیا تھا آپ بالکل ایک نور کے پتلے بن گئے تھے آپ کو مقام صمدیت حاصل تھا اسی وجہ سے آپ اکثر چہرہ مبارک پر نقاب رکھتے تھے اسی وقت میں آپ قطب المدار ہوئے۔ (مدارِ اعظم۔ صفحہ 34،35)

سفر حج اور مدینہ منورہ میں حاضری

حضرت زندہ شاہ مدارؒ کو جب والدین سے اجازت ملی تو با پیادہ حج کے لئے روانہ ہو گئے پہلے آپ مکہ معظمہ پہنچے اور ارکانِ حج نہایت خلوص و محبت سے ادا کئے جب روضہء مقدس ﷺ پر حاضر ہوئے تو نہایت ادب سے ایک طرف مراقب ہو کر درود شریف پڑھنے لگے ایک عرصہ تک

اسی حالت میں رہے ایک روز اُسی حالت میں تھے کہ حضوری ہوگئی آخر حضورﷺ نے بنفسِ نفیس خاص نسبتِ محمدﷺ سے آپ کے قلب کو منور فرمایا (عالم روحانیت میں) حضورﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کو حکم دیا کہ تم اپنے فرزند کو علم و معرفت کی تعلیم دو حضرت علی شیر خداؓ نے عالم روحانیت میں آپ کو نسبت محمدیﷺ سے مستفیض فرمایا آپ کے دل میں روشنی اور زیادہ بڑھنے لگی اب جب آپ روضہء مبارک پر حاضر ہوتے اور مراقب ہوتے تو حضوری ہوجاتی تھی ایک روز حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے بدیع الدین تم ہندوستان جاؤ اس ارشاد کی بنا پر آپ حضورﷺ سے اجازت حاصل کر کے عازمِ ہندوستان ہوئے تاکہ خلق اللہ کے درمیان ہدایت اور ارشاد کا کام جاری کرے۔ (مدارِ اعظم۔ صفحہ 33،34)

ہندوستان کی طرف سفر

آپ بحری جہاز پر سوار ہوئے آپ نے حضورﷺ کے فضائل و مناقب بیان فرمائے جس کی وجہ سے جہاز پر سوار لوگ (غیر مسلم) از راہِ عناد و تعصب صدائے مخالفت بلند کرنے لگے چنانچہ بامشیعت الٰہی وہ جہاز تباہی میں پھنس کر فنا کے گھاٹ اتر گیا لیکن حضرت زندہ شاہ مدارؒ گیارہ (۱۱) آدمیوں کے ساتھ ایک تختہ کے سہارے پانی کے بہاؤ کے مطابق چلتے رہے یہاں تک کے وہ گیارہ لوگ بھی فوت ہوگئے۔ اللہ کے خاص فضل و کرم سے آپ ساحل نجات کو پہنچے آپ نے دور سے ہی ایک عالی شان عمارت دیکھی جب آپ اسکے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک بزرگ صورت فرشتہ شخص اس محل کے دروازے پر کھڑا ہے اس بزرگ شخص نے آگے بڑھ کر آپ کو سلام پیش کیا اور آپ کو اپنے ہمرا اس محل میں لے گئے اس محل میں ایک بزرگ صاحب جاہ و حشم ایک تخت پر پوری سادگی کے ساتھ تشریف فرما تھے آپ ادب کے ساتھ اُن کے قریب پہنچے ان بزرگ نے کمالِ شفقت و عاطفت کے ساتھ آپکو اپنے قریب بٹھالیا اور طعامِ ملکوتی پیش فرماتے

ہوئے نو (۹) لقمہ خود اپنے ہاتھوں سے قطب المدارؒ کو کھلائے چنانچہ لقمہء ملکوتی کا حلق کے نیچے اترنا تھا کہ طبقات ارضی وسماوی سے ایک ایک طبق آپ پر روشن ہوگیا پھران بزرگ نے آپکو لباس بہشتی پہنایا اور فرمایا کہ اب تمیں کھانے پینے کی حاجت نہیں ہوگی اور جو لباس تمہیں دیا ہے یہ کبھی میلا اور پرانہ نہیں ہوگا وہ بزرگ سر حلقہء ملائکہ عنصری تھے جبکہ ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ جنہوں نے اپنے دستِ حق پرست سے آپکو خرقہ اور طعامِ ملکوتی عطا فرمایا وہ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور یہ ہی والا قول صحیح ہے جس پر جمہور کا اتفاق ہے۔

(سلسلہء مداریہ۔ صفحہ 75،76)(مدارِ اعظم۔ صفحہ 33)

ہندوستان میں آمد

حضرت زندہ شاہ مدارؒ اکثر حصہ روئے زمین کی سیر کرتے ہوئے ہندوستان پہنچے اور اطراف کالنجر گجرات وغیرہ میں مخلوق کی ہدایت فرماتے رہے بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے آپ اور شہروں میں بھی تشریف لے گئے جہاں جاتے تھے لوگ جوق در جوق آتے تھے اور آپ سے ہدایت پاتے تھے اسی حالت میں ایک روز آپ کے دل میں زیارتِ حرمین شریفین کا شوق معجزن ہوا اور آپ حج کے لئے روانہ ہوئے اس کے بعد زیارتِ کاظمین کرتے ہوئے بغداد تشریف لے گئے۔

بغداد میں آمد

بغداد شریف میں آپکی تشریف آوری کا بہت شہرہ ہوا حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی ہمشیرہ صاحبہ حضرت سیدہ بی بی نصیبہؒ کے اولاد نہیں ہوتی تھی انہوں نے حضرت زندہ شاہ مدارؒ سے دعا کی درخواست کی آپکی دعا بی بی نصیبہؒ کے حق میں قبول ہوئی اور بی بی نصیبہؒ کے یہاں تھوڑے عرصہ کے بعد یکے بعد دیگر دو فرزند پیدا ہوئے آپ ایک عرصہ

کے بعد دوبارہ تشریف لائے تو بی بی نصیبہؒ کے صاحبزادگان سید محمد (جمال الدین) سید احمد (بادیہ پا) اور برادرزادہ بی بی نصیبہ (بھتیجے) شمس الدین حسنؒ، رکن الدین حسنؒ حضرت زندہ شاہ مدارؒ کے مرید ہوکر ساتھ ہولیئے (ان کا ذکر آگے تفصیل سے آئے گا۔)

(مدار اعظم۔ صفحہ 55،56) (گلستان مدار۔ صفحہ 92) (انیس الابرار فی حیات قطب المدار۔ صفحہ 56،57)

شاہ مدارؒ کی اجمیر میں آمد

حضرت زندہ شاہ مدارؒ ہندوستان تشریف لاکر قطع مناظر طے کرتے ہوئے دوسو پچانوے (295) ہجری میں پہلی بار اجمیر شریف میں تشریف لائے اجمیر کے قریب تارہ گڑھ میں قیام فرمایا اہل تارہ گڑھ خوف سے گھبرانے لگے سب نے اپنے سردار کو آپ کی خدمت میں بھیجا کہ آپ لوگ مہربانی فرما کر کہیں اور قیام کرلے حضرت شاہ مدارؒ نے سبب دریافت کیا تو سردار نے عرض کیا حضرت آپ سے پہلے بھی آپ ہی کے طرح کے کچھ لوگ آئے تھے وہ لڑکر یہاں شہید ہوگئے ان سے رات کو اتنی ہیبت ناک آوازیں پیدا ہوتی ہے کہ جن کی وجہ سے ہم مدتوں سے مصیبت میں گرفتار ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ جاؤ آج سے وہ آوازیں نہیں آئیں گی اس کے بعد آپ نے اپنے مریدین سے فرمایا کہ ان شہداء کی نعشوں کو دفن کرڈالوان شہیدوں کی نعشوں کے دفن ہوتے ہی تکبیروں کی آوازیں بند ہوگئی بستی والے رات بھر اطمینان سے سوئے اور صبح ان کا سردار اور وہ سب حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ (گلستان مدار۔ صفحہ 96،97،98) (سیرت قطب عالم۔ صفحہ 23،24،25)

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ سے ملاقات

حضرت زندہ شاہ مدارؒ پانچ سو پچاسی 585 ہجری میں دوسری بار اجمیر تشریف لائے اور کوکلہ پہاڑی پر قیام فرمایا۔ ان دنوں خواجہ معین الدین چشتیؒ اجمیر ہی میں رونق افروز تھے اب ان دو بزرگوں کی ملاقات کی کیفیت کیا بیان میں آسکتی ہے جہاں ایسے دو بزرگ (حضرت سیدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ اور خواجہ معین الدین چشتیؒ) اللہ کے پیارے جمع ہونگے تو کس قدر رحمتِ الٰہی کا نزول ہو رہا ہوگا ایسے لوگوں کی ملاقات اصلی روحانی ملاقات ہوتی ہے یہ لوگ خاموش اور ساکت بیٹھے ہوئے باتیں کیا کرتے ہیں ایسے بزرگوں کی ملاقات کی کیفیت کچھ بیان نہیں ہوسکتی اس قدر تو وہ خود جانتے ہیں یا ان جیسا کوئی اور بزرگ چنانچہ اس مقام کی مقبولیت کی یہ حالت ہے کہ اب تک لوگ زیارت کو جاتے ہیں۔ کوکلہ پہاڑی بھی ان بزرگوں کے طفیل سے زیارت گاہِ عام و خاص ہوگئی ہے الغرض آپ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ سے رخصت ہو کر ہندوستان میں جا بجا اسلام کی خدمت کرنے لگے۔

(سریت قطب عالم۔ صفحہ 26) (مدار اعظم۔ صفحہ 56، 57) (گلستان مدار۔ صفحہ 98، 99)

آپکی درازی عمر

ابوالعباس احمد بن مسروقؒ:

آپ کی کنیت ابوالعباس اور مولد اور مسکن طوس تھا آپ بغداد شریف میں قیام پذیر ہوئے حضرت شیخ علی رودباریؒ کے استاد تھے اور حضرت حارث محاسبیؒ کے شاگرد تھے۔ حضرت سری سقطیؒ، محمد بن منصورؒ اور محمد ابن الحسینؒ سے صحبت اور مجالس رکھتے تھے اور حضرت قطب المدارؒ کی مجالس میں بھی پہنچتے تھے آپ کا وصال دو سو ننانوے 299 ہجری میں ہوا۔

(کشف المحجوب) (خزینۃ الاصفیاء) (تذکرۃ الاولیاء صفحہ 290)

حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ:

آپ لطائف اشرفی میں لکھتے ہے ایک سفر میں حضرت زندہ شاہ مدارؒ کے ساتھ رہا حضرت زندہ شاہ مدارؒ اویسی تھے اور بعض نادر علوم علمِ ہیمیا، علمِ سیمیا و علمِ کیمیا و علمِ ریمیا ان سے دیکھے گئے مکہ معظّمہ کے ایک سفر میں ہمراہ تھے اور استفادہ کیا رخصت کے وقت حضرت زندہ شاہ مدارؒ نے خرقہء محبت عطا فرمایا۔ (لطائف اشرفی حصہ دوئم فارسی صفحہ 64)

ہم ذکر کر چکے ہے کہ ابوالعباس احمد بن مسروقؒ نے حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی صحبت میں بھی وقت گزارا آپ کا وصال دوسو ننانوے 299 ہجری میں ہوا اور حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ نے بھی حضرت زندہ شاہ مدارؒ کے ساتھ حج کیا اور خرقہء محبت بھی حاصل کیا آپ کا وصال سلطان ابراہیم شرقی کے وقت میں آٹھ سو آٹھ (808) ہجری میں ہوا۔

اب آپ اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ ابوالعباس احمد بن مسروقؒ کے زمانے میں بھی موجود ہیں اور حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کے زمانے میں بھی موجود ہیں۔ جبکہ ان دونوں بزرگوں کے زمانے میں پانچ (5) صدیوں سے بھی زائد کا وقت ہے اسی طرح حضرت علامہ حکیم احمد فرید عباسی نقشبندی مجددیؒ نے بھی مدارِ اعظم میں آپکی طویل عمری پر ایک باب قائم کیا ہے۔

صاحب مدارِ اعظم لکھتے ہے حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی پیدائش کی تاریخ دوسو بیالیس (242) ہجری ہے اور وصال کی تاریخ آٹھ سو اڑتیس (838) ہجری ہے اس حساب سے آپ کی عمر پانچ سو چھیانوے (596) سال کی ہوئی لوگ تعجب کرتے ہیں کہ اتنی عمر ہونا ناممکن ہے مگر تاریخ پر اگر گہری نظر ڈالی جائے تو ایسے عمر رسیدہ لوگ اس امت میں متعدد گزرے ہیں۔ (اصابہ فی تمیز الصحابہ) میں ہے کہ حضورﷺ کے زمانے میں اور آپکے اصحاب میں ایسے ایسے لوگ تھے جن کی

عمریں زیادہ تھیں چنانچہ ذیل میں ان حضرات کا مختصر ذکر جاتا ہے۔

(۱) حضرت ربیع بن صبح بن وہب انکی عمر تین سو سال کی ہوئی۔

(۲) حارث بن عبید الکلبی ان کی عمر پانچ سو سال کی ہوئی۔

(۳) حبدہؓ بن معاویہ بن القشیر یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہے ان کی عمر تین سو بیس سال کی ہوئی۔

(۴) آمد بن ابد حضری کی عمر تین سو سال تھی۔

(۵) ابن رباح بن حارث بن مخاشن یہ ربیع بن صیفی الصحافی کے چچا تھے ابو حاتم کہتے ہے کہ انکی عمر تین سو تیس سال کی ہوئی اور ان کے والد کی عمر دو سو ستر سال ہوئی۔

(۶) حضرت ابو عبد اللہ سلمان فارسیؓ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تین سو پچاس سال کی ہوئی۔

(۷) حضرت خواجہ رتنؒ بن ساہو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک سات سو سال ہوئی انکا چھٹی ہجری میں وصال ہوا سولہ (16) سال کی عمر میں شق القمر والا معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کی اور آپکی صحبت میں بھی رہے آپکا وصال چھ سو بتیس (632) ہجری میں ہوا آپکا مزار شریف ہندوستان کے شہر بھٹنڈہ میں ہے۔

(اصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 1 صفحہ 62،64،112،372،534)(مدارِ اعظم صفحہ 103 سے 112 تک)

آپکے تبلیغی کارنامے

حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی تبلیغ واشاعت اس درجہ وسیع وعریض ہے کہ بڑے سے بڑا مورخ اور قلم کار بھی اسے تحریر میں لانے سے قاصر ہے اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ آپ کا دائرۂ تبلیغ وارشاد ساڑھے پانچ صدیوں پر محیط ہے اور اس مدتِ دراز میں آپ نے پوری دنیا کا سفر فرما کر ساری

دنیا میں اسلامی تعلیمات کو پہنچایا یہ ہی وجہ ہے کہ آپ کی حیات اور خدمات کا تہاہی حصہ منظر عام پر نہیں آسکا آپکی تبلیغ کا سلسلہ تیسری صدی ہجری کی آخری دو دہائیوں سے نویں صدی ہجری کی ابتدائی چار دہائیوں تک چلتا ہے اس درمیان آپ بقیدِ حیات رہے نیز کسی ایک مخصوص مقام کو مستقل جائے قیام بھی نہیں بنایا ضرورتِ دعوت و تبلیغ کے مطابق ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ (سلسلہ مداریہ صفحہ 76، 77)

مقامِ قطب المدار و قطب الاقطاب

حضرت سید گل حسن شاہ قلندری قادریؒ اپنی تالیف تعلیمِ غوثیہ میں لکھتے ہیں کہ جو ولی اللہ عالمِ شریعت سے عالمِ طریقت میں پہنچتا ہے پھر عالمِ طریقت سے عالمِ حقیقت میں پہنچتا ہے پھر عالمِ حقیقت سے عالمِ معرفت حاصل کرلیا ہے وہ خدا تک پرواز کرتا ہے اور اسی کو قطب المدار اور قطب الاقطاب کہتے ہیں۔ (تعلیم غوثیہ۔ صفحہ 92)

مقامِ صمدیت

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنی تصنیف اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کے عجیب و غریب حالات بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ آپ مقامِ صمدیت پر فائز تھے جو اللہ کے نیک بندوں کا مقام ہے جو لباس آپ نے ایک مرتبہ زیب تن فرمایا اُس لباس کو دوبارہ دھونے کی ضرورت پیش نہیں آئی اور نہ ہی کھانے پینے کی حاجت ہوئی اکثر اوقات چہرہ پر نقاب ڈالے رہتے تھے درازئ عمر کی وجہ سے آپ کا سلسلہ پانچ، چھ واسطوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔

(اخبار الاخیار۔ صفحہ 418) (مدار اعظم۔ صفحہ 35) (انیس الابرار فی حیات قطب المدارؒ۔ صفحہ 51) (گلستان مدار۔ صفحہ 58)

صاحب تذکرۃ الکرام نے لکھا ہے کہ حضرت سیدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ مرید وخلیفہ شیخ طیفور شامی عرف بایزید بُسطامیؒ کے تھے وہ بظاہر کچھ نہیں کھاتے تھے اور انکا کپڑا کبھی میلا نہیں ہوتا تھا نہ اس پر مکھی بیٹھتی تھی اور ان کے چہرہ پر ہمیشہ نقاب پڑا رہتا تھا نہایت حسین وجمیل تھے چاروں آسمانی کتابوں کے حافظ و عالم تھے آپکی عمر طویل ہوئی اور تمام دنیا کا سفر کیا اور وہ اپنے وقت کے قطب المدار تھے اس لئے لوگ شاہ مدار کہتے ہیں۔

(تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب واسلام۔ صفحہ 293)(سلسلہء مداریہ۔ صفحہ 77)

باب کرامت میں حضور مدار پاکؓ کا تفرد

بزرگان دین واولیاء کاملین کی ذات سے کرامات کا ظہور ایک عام بات ہے۔ اس موضوع پر اہل ذوق نے خوب کام کیا ہے اور ہزاروں صفحات سیاہ کردیئے گئے لیکن یہ بات قابل توجہ ہے کہ پروردگار عالم نے جماعت اولیاء میں سیدنا قطب المدار سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار قدس سرہ کو ایسی کئی خوبیاں عنایت کی ہیں جن کی وجہ سے آپ منفرد الوجود نظر آتے ہیں، اس جگہ ہم کرامات میں آپکی انفرادیت پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ باب کرامت میں آپکی انفرادیت کے شواہد ہر قاری کو انگشت بدنداں کردیں گے اور اہل عقیدت عش عش کر اٹھیں گے۔

ناظرین گرامی مرتبت! جیسا کہ کتب احادیث میں حضور ختمی مرتبت سیدنا محمد رسول ﷺ کے اقوال مبارکہ "اَلْعُلَمَاءُ وَرِثَۃُ الْاَ نْبِیَاءِ" یعنی یہ کہ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور "عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَ نْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیْل" یعنی پیارے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں احادیث مبارکہ کو نظر میں رکھ کر بزرگان دین کی حیات وخدمات وکرامات کا

مطالعہ کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ جی قلوب واذہان میں عقیدت اولیاء کے ساتھ ساتھ عشقِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انگڑائی لینے لگے گی۔

جب ہم دونوں احادیث مبارکہ کے پیش نظر حضور سید نا ولایت پناہ سرکار سید بدیع الدین احمد قطب المدار قدس سرہ کی حیات طیبہ کو پڑھتے ہیں تو پوری جماعت اولیاء میں حضور والا کی ذات قطعی منفرد و ممتاز نظر آتی ہے۔ ذیل میں آپ کی چند کرامتیں پڑھئے اور غور فرمایئے کہ حضور مدار پاک کی ذات مذکورہ بالا دونوں احادیث مبارکہ کے سانچے میں کس خوبصورتی کے ساتھ ڈھلی ہوئی ہے۔

معجزہ حضرت سلیمانؑ اور کرامت قطب المدارؓ

بنی اسرائیل کے انبیاء کرام کی مقدس جماعت میں نبی رحمان، حضرت سلیمان علیہ السلام بھی ہیں جن کا معجزہ یہ تھا کہ آپ فضائے آسمانی میں تخت پر جلوہ افروز ہوکر دنیا کے گوشے گوشے، چپے چپے کی سیاحت کرتے تھے اور دین داؤدی کی تبلیغ واشاعت فرماتے تھے۔

(قصص الانبیاء) (سلسلہ مداریہ۔ صفحہ 81)

اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس معجزہ کو علماء امت میں یعنی اولیائے کرام میں تلاش کیا جائے تو بعض اولیاء تاریخ میں ایسے ملیں گے جو اڑتے پرواز کرتے ہیں مگر خود اپنے جسم کے ساتھ اڑتے ہیں تخت پر پرواز نہیں کرتے تھے، پس وہ سلیمان علیہ السلام کے معجزہ کے مصداق نہیں ٹھہرے، مگر سلیمان علیہ السلام کے اس وصف کا مشاہدہ حضور مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ والا صفات میں کیا جاسکتا ہے کہ آپ ہی اس امت محمد یہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے مظہر اتم ہیں، آپ تخت پر رونق افروز ہو کے دنیا کے گوشے گوشے اور چپے چپے میں

اشاعت دین محمدی کر کے مخلوق خدا کو کفر و شرک کی ظلمت و تاریکی سے نکال کر نور ایمان واذعان اور ضیائے اسلام سے روشن فرماتے تھے۔ آپکی تبلیغی سرگرمیاں صرف انسانوں تک محدود و محصور نہیں تھیں بلکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح قوم اجنہ میں بھی آپ نے شمع اسلام فروزاں کی ہے۔ آپ کے چلہ جات اکثر و بیشتر پہاڑوں کی فلک وبوس چوٹیوں پر ہیں پہاڑوں پر قیام کا مقصد قوم اجنہ کو اللہ اور اس کے رسول کا پیغام دینا تھا۔ چنانچہ آثار وسیر کی کتب معتبرہ میں مرقوم ہے۔ قطب دو جہاں، سلیمانِ زماں حضور بدیع الدین مدار العالمین تخت پر جلوہ افروز ہو کے ہوا کے دوشوں پر پرواز کرتے ہوئے ایک ایسے مقام سے گزرے جہاں جنوں کی بود و باش تھی، جنوں کے بادشاہ عماد الملک نے ایک تخت فضائے آسمانی میں نہایت تیز وشتابی سے اڑتے دیکھا، جس پر ایک نورانی بزرگ مسند نشین ہیں، وہ بزرگوار کی زیارت کا مشتاق ہوا، اپنے اصحاب ورفقاء سے کہا، دیکھو تو یہ تخت کیسا ہوا میں سیر کرتا ہوا آرہا ہے جس پر کوئی شیخ جلوہ بار ہیں ؟ ابھی یہ ذکر ہی ہو رہا تھا کہ تخت اس کے قریب آپہنچا، عماد الملک فوراً خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور اس مصرع کے مصداق عرض کیا، ”شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا“ یعنی بادشاہ حقیقی کے لئے تعجب خیز بات نہیں اگر وہ اپنے فضل وکرم سے کسی بندے کو نواز دے، اپنے کمال شفقت و محبت اور وفورِ رافت سے ارشاد فرمایا: ”**لاتحبو االدنیا فتکو نو امن الخاسرین** “یعنی تم دنیا سے الفت ومحبت نہ کرو ورنہ خاسر و خائب اور نامراد ہو جاؤ گے۔ عماد الملک نے خوف خدا سے ڈرتے ہوئے کہا بیشک آپ اللہ کے ولی ہیں، جو کچھ آپ کا ارشاد ہے وہ سراپا ہدایت ہے لیکن اپنے نفس کی خباثت سے مجبور ہوں، خواہشات نفسانیہ کی کمندوں کا اسیر ہوں، حضرت بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ نے فرمایا: ”**اللّٰہ غالب علی کل غالب** “ اللہ غالب ہے ہر ایک غلبہ کرنے والے پر۔ عماد الملک عرض گزار ہوا مجھے اپنے حال خراب پر افسوس وندامت ہے کہ اب

تک خواب غفلت میں رہا اور کوئی نیک عمل مجھ سے نہ ہو سکا، آپ نے ارشاد فرمایا: ''لاتقنطو امن رحمۃاللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعاً '' یعنی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک اللہ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے، عمادالملک نے عرض کیا کہ حکومت اور تاج وتخت کی لالچ میں گرفتا ہوں اور طمع کے گرداب میں گھرا ہواں ہوں، اس سے رہائی کی کیا صورت ہو سکتی ہے، میرے شعورو ادارک سے ماوریٰ ہے۔

آپ نے فرمایا: ''خیر الغنا غناء عن النفس و خیر الزادالتقویٰ '' یعنی بہترین مالداری خواہشات نفسانیہ سے بے نیازی ہے اور بہترین زادراہ پرہیز گاری ہے۔

آپ کی حقائق سے لبریز تقریر کا عمادالملک پر ایسا گہرا اثر ہوا کہ اسی وقت جمیع تعلقات دنیاوی اور لواحقات ولوازمات حکومت کو ترک کر کے اپنی بیٹی کو تخت وتاج کا وارث بنا کر دنیا ومافیہا سے کنارہ کش ہو گیا، آپ نے عمادالملک کو مریدی سے سرفراز فرمایا۔

بالآخر وہ تمام عمر آپ کی دربانی کرتا رہا، آپ کے عشق ومحبت میں ایسا سرشار ہوا کہ آج بھی آستانہ اقدس پر خدمت کی عظمت سے متفیض ہو رہا ہے۔

وصف عیسوی اور کمال بدیعی

بیشک موت وحیات اللہ کے اختیار میں ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے کسی محبوب بندے کو مردے جِلانے کی قدرت بخش دے تو اس کے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو ہم اللہ کی دی ہوئی قدرت سے مردے کو زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اس سے ہمارے ایمان میں کوئی خرابی نہیں ہوتی، اگر گمراہ بدعقیدہ لوگوں کی باتوں میں آکر کسی نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو مردہ زندہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی تو اس کا یہ نظریہ یقیناً حکم قرآنی کے خلاف ہے، دیکھئے قرآن پاک، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مریضوں کو شفا دینے

اور مردوں کو زندگی دینے کا صاف صاف اعلان کر رہا ہے، ''وابری الاکمہ والا برص واحی الموتیٰ باذن اللہ ''یعنی مادر زاد اندھوں کو اور کوڑھیوں کو شفا دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں (سورہ آل عمران)۔ چنانچہ قرآن سے ثبوت وثیق مل رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے قدم مبارک سے ٹھوکر مار کر قم باذن اللہ فرماتے تو جس مردہ کا گوشت و پوست خلط ملط ہو چکا ہوتا تھا وہ حکم سن کر فی الفور لا الہ اِلا اللہ عیسیٰ، روح اللہ پڑھتا ہوا قبر سے کھڑا ہو جاتا تھا۔ مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک انسانی سر کے قریب سے گزر ہوا، آپ نے اسے پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا، بحکم خدا مجھ سے کلام کر! کھوپڑی بولی: اے روح اللہ! میں فلاں فلاں زمانے کا بادشاہ تھا، ایک مرتبہ میں اپنے ملک میں تاج سر پر رکھے لشکر کے حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا، اچانک ملک الموت میرے سامنے آ گیا، جسے دیکھ میرا ہر عضو معطل ہو گیا اور میری روح پرواز کر گئی، پس اس اجتماع میں کیا رکھا تھا، جدائی تو سامنے کھڑی تھی اور انس و محبت میں کیا تھا وحشت ہی وحشت اور تنہائی ہی تنہائی تھی۔

(سلسلہ مداریہ، صفحہ 84،85)(مکاشفۃ القلوب)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس معجزہ کا عکس جمیل نائب عیسیٰ قطب الوریٰ حضرت سید بدیع الدین کی کرامت میں موجود ہے۔ آپ نے بھی مردوں کو ٹھوکر مار کر حیات بخشی ہے کتب تواریخ میں ہے کہ آپ نے انوارِ محمد کے گوہر لٹاتے ہوئے ایک راہ گزر سے اپنے قدوم میمنت لزوم کو گزارا، راستہ میں ایک مردہ انسان کی کھوپڑی پڑی ہوئی تھی، تو آپ نے وصف عیسیٰ کا مظاہرہ فرمایا: ''مَن أنت یا جُمجُمَۃ؟ ''یعنی اے کھوپڑی تو کون ہے؟'' وقصی علینا من قستک '' اور اپنا قصہ بیان کر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی عطا فرمائی وہ عرض گزار ہوا: یا ولی اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں اور فلاں کی مزدوری کرتا تھا اور اس کی تنخواہ سے اہل

وعیال کا گذر ہو رہا تھا اور کفر شرک کی ظلمت وضلالت میں رہ کر اپنے نفس پر ظلم کر رہا تھا، میرا یہی حال تھا کہ ایک آن واحد میں حضرت عزرائیل علیہ السلام نے آ کے میری روح شدت وسختی کے ساتھ نکال لیا اب قسم قسم کے مصائب وآلام، تکالیف وشدائد برداشت کر رہا ہوں۔ اس بیان غم و اندوہ سے حضرت بدیع الدین قطب المدار کا قلب رقیق مضطر ہوا اور رحم وکرم کا جذبہ جوش میں آیا، بارگاہِ رب العالمین میں التجاودعا کی، اے رب قدیر! اس بے جسم و بے جان کو جسم وجان عطا فرمادے، حضرت بدیع الدین کی دعا مستجاب ہوئی۔ اللہ نے اس کھوپڑی کو زندگی کی دولت بخش دی، وہ کلمہ لا اِلہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ غفور ورحیم نے تجھ کو نو سال کی عمر بخشی ہے اور نو سال میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہ کر اعمال صالحہ کر کے آخرت کی زندگی کو آراستہ وپیراستہ کر۔ (سلسلہء مداریہ۔ صفحہ 85) (کواکب الدراریہ)

جمال یوسفی اور جمال بدیعی

اور جہاں آپ کا یہ وصف اعجاز موسوی کے مثل ہے وہیں آپ کا یہ وصفِ حسن حضرت یوسف علیہ السلام کے معجزہ کے مثل بھی ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا معجزہ حسن وجمال ہے کہ جو بھی آپ کے حسن وجمال کے نظارہ سے سرشار ہو جاتا وہ کئی کئی روز تک کھانے پینے سے بے نیاز رہتا تھا۔ حضرت بدیع الدین مدار رضی اللہ عنہ پر پرتو یوسفی ہے کہ آپ کے تجلی پیکر چہرہ انور کا معائنہ اور مشاہدہ کے بعد کھانے پینے کی عمومی حاجت وضرورت نہیں رہتی تھی۔

مثلاً آپ کے مشہور ونامور خلیفہ حضرت قاضی مطہر قلہ شیر جنہیں آپ کی خلوت نشینی میں خدمت گزاری کا شرف حاصل ہوا ہے وہ آپ کے جلوؤں میں گم ہو کر کھانے پینے سے بے نیاز ہو گئے تھے، کتب سیرو تواریخ میں ان کا ذکر یوں ملتا ہے:

''کہ سلطان الاولیاء سید الاتقیاء حضرت قاضی مطہر قلہ شیر قدس اللہ سرہ العزیز بغرض بحث و

وحدت الوجود سیدنا سید بدیع الدین مدار العالمین ؒ کی خدمت میں آئے، ایک ہفتہ تک اعتراض کا ہنگامہ جوش وخروش پر رہا، حضرت بدیع الدین زندہ شاہ مدار کو علم احدیت کی غیرت آئی، فرمایا: اے طفل مکتب خالق مکتب خالق مطلق واحد است و نقابیکہ بر چہرہ انور فرد ہشتہ بود برداشت یعنی اے نوعمر! میرا خالق مطلق ایک ہے اور جو نقاب آپ کے چہرہ انور پر پڑے تھے اٹھا دیئے۔

قاضی بمعائنہ تجلی پیکر روئے اطہر کہ از تابش جمال مہر سپہر کرامت نمایاں شد، سہ یموم لذت بیخودی چشید۔ قاضی صاحب تجلی پیکر روئے اطہر کے معائنہ سے کہ جس کے جمال کی تابش سے مہر سپہر کرامت نمایاں تھا مع شاگردوں کے دیکھا تو سجدے میں گر پڑے ان پر حالت غشی طاری ہوگئی، تین روز تک لذت بے خودی چکھتے رہے۔

روز مولانا حضرت قدس سرہ راوضو میکنانید کہ روئے مبارک درہم کشید قاضی المتاس کرد، کہ خطایم چیست؟ فرمود کہ از تو بوئے بیاز می آید، عرض نمود کہ از شش ماہ اکل وشرب کارے ندارم، آرے از بازار آمدہ ام شاید در جامہا در گرفتہ باشد۔ (تذکرۃ المتقین)

ایک روز مولانا قاضی مطہر حضور مدار پاک ؒ کو وضو کرارہے تھے کہ حضرت والا نے کراہیت سے چہرہ کھینچ لیا، قاضی مطہر نے التماس کیا کہ مجھ سے کیا خطا ہوئی؟ تو آپ نے فرمایا کہ تجھ سے پیاز کی بو آرہی ہے۔ قاضی مطہر نے عرض کیا: مجھے چھ مہینوں سے کھانے پینے سے کوئی کام نہیں، ہاں میں بازار گیا تھا شاید کپڑوں میں بو بس گئی ہوگی۔

اسی طرح آپ کے ایک اور خلیفہ حضرت طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں وہ جب سے حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت بابرکت سے مستفیض ہوئے تو کبھی مفارقت نہیں کی، ایک ہفتہ میں نیم کی پتی ایک مشت سوکھا کر کھاتے تھے جو نہایت تلخ (کڑوی) ہوتی تھی۔ (تذکرۃ المتقین)

حضرت بدیع الدین قطب المدار تمام اوصاف وکمالات انبیائے سابقین کے حامل وجامع ہیں یعنی اعجاز سلیمان وعیسیٰ اور اعجاز موسیٰ اور دیگر انبیاء کرام کے مگران اوصاف کمالات کے متحمل ہونے کے باوجود کسی بھی نبی کے ہم فضیلت یا ہم شان نہیں ہیں، جیسا کہ امام ربانی مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں رقم طراز ہیں: کوئی فرد ولی کامل کسی پیغمبر کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا اگر چہ اس پیغمبر کی کسی نے بھی پیروی نہ کی ہو، اور اس کی دعوت کو کسی نے قبول نہ کیا ہو۔ (سلسلہ مداریہ، صفحہ 87،86)

معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور کرامت مدار المہام

بنی اسرائیل کے معزز ومکرم نبیوں اور رسولوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان وشوکت بام فضیلت پر ہے۔ آپ کے احوال واقوال، پاکیزہ اعمال، قرآن ناطق بیان کر رہا ہے۔ حد یہ ہے کہ سارے نبیوں رسولوں میں سرکار کائنات، خلاصہء موجودات ﷺ کو علیحدہ کر کے حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا ذکر کثرت سے ہے۔ آپ کے محیر العقول معجزات عجیبہ، خوارق عادات کمالاتِ غریبہ میں ایک یہ بھی معجزہ وکمال ہے کہ آپکا روئے مقدس نقاب سے مستور و پنہاں رہتا تھا، کیونکہ چہرہ نہایت ہی پر جمال تھا جو آپکے رخ انور کا دیدار کرتا تھا، وہ بصارت و بینائی سے محروم ہو جاتا تھا۔

آپ کے چہرہ کے حسن وجمال کا سبب یہ تھا کہ آپ نے کوہِ طور پر تشریف ارزانی فرمائی اور کوہ طور پر خدا سے ہم کلامی کے شرف سے مشرف ہوئے، اللہ کے لذتِ کلام سے اس درجہ محظوظ و سرشار ہوئے کہ دیدار خداوندی کا شوق اشتیاق ہوا اور جذبہء شوق دیدار میں بارگاہ ایزدی میں ''رب ارنی انظر الیک'' عرض کیا، (اے رب تو مجھے اپنا دیدار کرادے خداوند تعالیٰ نے

جواب میں فرمایا:''لن ترانی ''اے موسیٰ! تمہاری آنکھیں جمال وجلال دیکھنے کی تاب وطاقت نہیں رکھتی ہیں، پیغمبر ذوالعزم کی دل شکنی نہ ہو دل جوئی کے لئے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وٰلکن انظرالی الجبل فان استقر مکانہ ''یعنی اسے موسیٰ تم پہاڑ کی طرف نظر جما کر دیکھو! اگر یہ پہاڑ اپنی جگہ پر قائم وبرقرار رہا تو قریب ہے کہ تم میرا دیدار کرسکو گے۔

''فلما تجلّی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقاً ''یعنی جب اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر اپنی تجلی ڈالی تو وہ اس تجلی کی تاب نہ لاکر پاش پاش ریزہ ریزہ ہوکر زمین پر بکھر گیا اور موسیٰ علیہ السلام پر اس تجلی کے دیدار سے ایسی والہانہ کیفیت طاری ہوگئی کہ وہ دنیائے ہوش وخرد سے بے نیاز ہوکر اور اپنے کیف وسرور کے حال وماحول میں کھوکر فرش خاک پر آگئے۔ (سورہ اعراف)

اس تجلی نور خدا سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چہرہ اتنا درخشندہ وتابندہ ہوا کہ گویا سیکڑوں آفتاب و ماہتاب آپ کے چہرہ میں جگمگا رہے ہوں۔

تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے چہرے کو کپڑے کے نقاب میں چھپایا، وہ نقاب نور سے جل گیا، پھر لکڑی کا نقاب بنا کر روئے جمال پر ڈالا وہ بھی نور کی سوزش سے خاکستر ہوگیا، پھر لوہے کا نقاب تیار کر کے رخ انور کو مستور کرنا چاہا وہ بھی جل گیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بارگاہ باری تعالیٰ میں عرض گذار ہوئے، میں کس چیز کا نقاب بناؤں حکم ملا اے موسیٰ! فقیروں کے خرقہ (کپڑے) سے اپنا نقاب بنا تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فقیری کے لباس کا برقع بنا کے اپنے چہرہ انور کو مستور کیا۔ (سلسلہ مداریہ صفحہ 89,88)

رب ذوالجلال کے پیغمبر جلیل، جمیل وشکیل، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ آپ کا مقدس چہرہ نقابوں سے چھپا رہتا تھا، امت محمدی کے علماء ربّانیین یعنی اولیاء عظام انبیاء کرام کے وارث ہیں، لہذا اس امت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مظہر ومثال بھی ہونا تھا جو موسیٰ علیہ

السلام کی نیابت و وارثت کے طور پر اپنے چہرہ کی نوری شعاعوں کو پوشیدہ رکھے۔افضل الخلق ،مبشر حق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بلاشبہ برحق ہے۔

تاریخ اسلام کے مشاہدے اور کتب معتبرہ کے مطالعے سے اس بات کا انکشاف ہوتا ہے کہ اولیاء ذوی الاحترام کی مقدس جماعت میں کوئی ایسا ولی نہیں جو اس وصفِ موسوی کا حامل ہو الا ماشاء اللہ مگر ایک ہستی ہے جس کی شمع فروزاں سے اقلیم ولایت کے نگار خانے جگمگا رہے ہیں، وہ ذات والا صفات کوئی اور نہیں بلکہ حضور سید بدیع الدین مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، جو وارث سلیمان و عیسیٰ بھی ہیں اور حامل اعجاز موسیٰ بھی۔آپ کے رخ انور پر نقاب پڑے رہتے تھے اور روئے پر نور اتنا تاباں تھا کہ شمس وقمر کی ضیاء وروشنی ماندسی اور دھندلی لگتی تھی، جو بھی آپ کے جمال، مسرت مآل کا نظارہ کرتا تھا بے اختیار ہو کر سجدہ میں گر جاتا تھا اور آپ کے رخِ انور کے منور و روشن ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دوسری صدی ہجری کے نصف آخر یعنی ۲۸۲ھ میں بار اول دریائی سفر طے کر کے کھمبات میں ورود فرمایا تو ایک شخص بزرگ صورت فرشتہ سیرت نے آ کے سلام کیا اور ساتھ چلنے کو کہا، سرکار بدیع الدین قطب المدار اس بزرگ کی معیت میں ایک ایسے خوشنما باغ میں پہنچے جو عمدہ عمدہ میوہ جات سے لدا ہوا ہے، اسی حسین و بہترین باغ میں ایک رفیع الشان مکان بھی ہے جس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے پر ایک بزرگ دربانی کر رہے ہیں، بالآخر دروازوں سے گزر کر آپ اس مقام پر پہنچے جہاں پر جواہرات سے مرصع و مسجع تخت بچھا ہوا ہے اس تخت مزین پر حضور اکرم برگزیدہ نوع بنی آدم جناب محمد رسول اللہ ﷺ تزک و احتشام کے ساتھ رونق افروز ہیں، آپ کے روئے ضیا بار سے سارا محل منور و مجلی ہو رہا ہے، سرکار بدیع الدین قطب المدار حضور احمد مختار ﷺ الاطہار کو جلوہ بار دیکھ کر قدم بوس ہوئے، حضور ﷺ نے آپ کو کمال شفقت و محبت، وفور عاطفت سے اٹھا کر پہلو میں بٹھا لیا، اسی اثناء میں

ملائکہ عنصری کے سردار شخصیا نمودار ہوئے جن کے ہاتھوں میں طعام بہشتی اور لباس بہشتی تھا، سرکار کائنات ﷺ نے اپنے دست اقدس سے اس طعام بہشتی کے نو (۹) لقمے حضرت بدیع الدین قطب المدار کو کھلائے جن کو تناول کرتے ہی چودہ طبق زمین و آسماں کے اسرار و حقائق و رموز و قائق آپ پر منکشف اور روشن، منور و مجلی ہو گئے، پھر حضور اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس سے پیراہن جنتی سے آپ کو ملبوس فرمایا۔ جو تمام عمر آپ کے زیب تن رہا، کبھی پراگندہ و میلا نہ ہوا اور پرانہ نہ ہوا، اور پھر احمد مجتبیٰ محمد ﷺ نے اپنے نورانی ہاتھوں کو حضرت بدیع الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر پھیرا جس سے آپ کا چہرا اتنا درخشاں اور تاباں ہو گیا کہ جو بھی آپ کے رخ انور کا دیدار کرتا بے اختیار سجدہ ریز ہو جاتا۔ حضرت بدیع الدین احمد کا روئے انور رشک صد آفتاب و ماہتاب حضور ﷺ کے صاحب اعجاز دست پاک مس ہونے کی بدولت ہے جس کی برکت سے مدار پاک کی آنکھوں کو تجلی نور خدا دیکھنے کی تاب اور طاقت پیدا ہوگئی اور پھر آپ نے جمال ذات خدا کا مشاہدہ کیا اور مشاہدۂ جمال اللہ سے آپ کا چہرا پرنور ہو گیا جیسا کہ صاحب اصول المقصود تراب علی کاکوروی نے مرقوم فرمایا ہے کہ ہر کرا مشاہدۃ التبارک تعالیٰ غالب آید نور وے در چشم او نماید، یعنی جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی جمالِ ذات کا مشاہدہ کرتا ہے اللہ کا نور اس کی آنکھوں میں نظر آتا ہے۔ (تذکرۃ المتقین) جس کی وجہ سے ہمہ وقت روئے جمال پر سات نقاب ڈالے رہتے تھے۔

مدار پاکؓ کی دو عظیم کرامات

صاحب انیس الابرار نے لکھا ہے کہ جب حضرت قطب المدار قدس سرہ مستقل طور پر قیام پذیر ہو گئے اور کہیں آنا جانا بند کر دیا اور مکن پور پر ہی سایہ گستر ہو گئے تو اب خاص طور پر اسی دیار کے باشندگان کی ہدایت کا شغل جاری فرمایا۔ دردمندان حوائج نزدیک و دور اور دیگر دیار و امسار کو ہر

روز اور ہمہ وقت مجمع کثیر رہنے لگا۔ حاجت منداپنی حاجتیں اور مرادیں لیکر آتے بامراد وشاد وخرم اپنے گھروں کو واپس جاتے تھے۔ انہیں ایام میں حضرت خواجہ سید حسن طیفور کسی خاص ضرورت سے کہیں مع چند رفقاء کے تشریف لے گئے تھے، واپسی میں چند چوروں اور ڈاکوؤں نے گھیرلیا ساتھی تو ساتھ نہ دے سکے پر آپ نے جواں مردی کے ساتھ مقابلہ کیا مگر ایک شخص ایک پورے گروہ کا کب تک مقابلہ کرسکتا ہے۔ بالآخر آپ شہید ہوگئے یہ خبر وحشت اثر جب حضرت زندہ شاہ مدارؒ کو پہنچی تو آپ کو انتہائی صدمہ ہوا فوراً جائے وقوع پر تشریف لے گئے، حضرت خواجہ طیفور کی نعش مبارک خاک وخون میں لتھڑی ہوئی بے گور وکفن پڑی ہوئی تھی جسے دیکھ کر دل بے قرار ہوگیا، آنکھوں سے آنسوں جاری ہوگئے اسی حالت بیقراری اور اشک ریزی میں آپ نے گڑگڑا کر حضرت خواجہ طیفور کے زندہ ہونے کی دعا کی، آپ کی دعا بارگاہ مجیب الدعوات میں قبول ہوگئی، حضرت خواجہ طیفور نے دوبارہ زندگی پائی اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت شاہ مدار کو قریب کھڑے ہوئے دیکھا فوراً قدم بوس ہوئے، آپ نے سینہ سے لگالیا اور پھر جائے قیام کی طرف مراجعت فرمائی جس نے یہ خبر سنی انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔ اس واقعہ کے بعد ایک دن حضرت خواجہ طیفور مکن پور سے دکھن کی طرف کسی ضرورت سے بمقام بسرہن سے گزر ہوا، وہاں دیکھا کہ ایک جوگی غیر مسلم اپنے استدراج کے زور سے پالتی مارے ہوئے ہوا میں معلق بیٹھا ہوا ہے، آپ نے جب اس کو قہر آلود نظر سے ملاحظہ فرمایا تو وہ زمین پر آگیا اور سخت حیران ہوا، آپ کا نام ونشان پوچھا، جب آپ نے اس کو تمام حالات سے آگاہ فرمایا اس پر اس نے آپ کے ذریعہ ایک سوال رموز فقر سے پر بزبانِ ہندی اپنے زعمِ باطل کی بناء پر کہ حضرت قطب المدار سے عدم واقفیت کی وجہ سے جواب سے عاجز رہیں گے اور میری فتح ہوگی، حضرت مدار پاکؒ کے پاس بھیجا جب یہ سوال بارگاہ مدار پاکؒ میں آیا تو آپ نے برجستہ جواب لکھ دیا اور اپنی طرف سے ایک سوال بھیجا، جوگی نے اپنے سوال کا جواب

معقول اور حسب منشا پایا لیکن آپ کے سوال کا جواب دینے سے عاجز رہا اور بعقیدت تمام حاضر خدمت ہوکر کہا کہ اگر ارشاد ہو تو آپ کا یہ چبوترہ سونے کا ہو جائے، مدار پاکؒ نے ارشاد فرمایا کہ آنکھ بند کر، اس نے آنکھ بند کر کے جو کھولی تو دیکھا کہ تمام در و دیوار بلکہ جہاں تک نظر جاتی تھی ہر چیز سونے کی ہی نظر آتی تھی۔ آپ نے پھر آنکھ بند کرنے کو فرمایا، اس نے پھر جو آنکھ بند کر کے کھولی تو ہر چیز اپنی اصل حالت میں نظر آئی، مدار پاکؒ نے فرمایا کہ یہاں خاک اور سونا دونوں برابر ہیں۔ جوگی آپ کی یہ عظیم کرامت دیکھ کر فوراً مسلمان ہو گیا اور آپ کے نیازمندوں میں شامل ہو گیا۔ (سلسلہء مداریہ۔ صفحہ 92،93) (انیس الابرار: صفحہ 96،97)

قطب المدارؓ اور شہر قنوج

حضرت برہان العاشقین سیدنا مدار العالمینؒ ان تمام مقامات کا دورہ فرماتے ہوئے شہر قنوج میں جلوہ افروز ہوئے وہاں بھی لوگ جوق در جوق دائرۂ شمس الافلاک فرد الافراد میں شامل ہوئے اور بہت سے کافروں کو ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔

(الکواکب الدراریہ: 40،41) (سلسلہء مداریہ: صفحہ 93،94)

قنوج کے قریب ایک موضع رادھانگر میں جب حضرت مخدوم شیخ اخی جمشید قدوائی رحمتہ اللہ علیہ (خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت) کو حضرت برہان العاشقین سیدنا مدار العالمین قدس سرہ کی جلوہ فرمائی کی خبر ہوئی تو کمال محبت و اخلاص حسن عقیدت کے ساتھ خدمت شمس الافلاک میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے۔ دونوں بزرگوں کی آپس میں پر خلوص ملاقات ہوئی۔ خوب خوب راز و نیاز، رموز و اسرار تصوف و فقر و سلوک کا مکالمہ رہا۔ حضرت مخدوم مدار العالمین کے روحانی فیضان سے مستفیض ہوئے پھر واپس مستقر رادھانگر کو تشریف لے گئے۔

مکن پور میں جلوہ گری

چند دن بعد حضرت قطب المدارؒ اپنے خلفاء باوقار و مریدین جاںنثار و معتقدین وفادار کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ مکن پور کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ ۸۱۸ھ کا واقعہ ہے جس کا اشارہ حضورﷺ نے آپ کو فرمایا تھا۔ شہر قنوج سے جنوب کی طرف میدان و گھنے جنگل اور بیابان کی طرف روانہ ہوئے جہاں ایک تالاب کے اردگرد جنگل میں دیووں اور رکاسوں کا مسکن تھا جو راتوں کو آبادی کی طرف آتے اور آدمیوں کو اٹھا کر لے جاتے، ان کو ہلاک کرڈالتے اور ان کے جسم کا خون پی جاتے تھے۔ ہر رات گاؤں والے ہیبت و خوف سے تھراتے تھے۔ ان کے لئے قیامت صغریٰ کا سماں ہوتا تھا، دن بہ دن آدمیوں کی تعداد گھٹتی جارہی تھی۔ کچھ لوگ دیووں کے خوف سے دوسرے گاؤں میں چلے جارہے تھے، جو نہیں جاسکتے تھے وہ موت کو گلے لگارہے تھے۔ ان کا کوئی بھی یاد و مددگار نہیں تھا سوائے خدائے ذوالجلال کے۔ حضرت قطب الارشاد قطب العالمؒ حضورﷺ کے فرمان مبارک کو سینے سے لگائے اس جنگل و بیابان کی طرف روانہ ہوئے۔ گھنا جنگل رات کی تاریکی نہ آدم نہ آدم زاد سوائے ذات ذوالجلال کے تلاش بسیار کے بعد آپؒ اس تالاب کے قریب پہنچے جہاں سے یا عزیزُ کی آواز آیا کرتی تھی قدرت خدا کی ملاحظہ فرمائیے کہ آپ کے پہنچتے ہی تالاب خود بخود خشک ہوگیا تا کہ مقبول بارگاہ لم یزل حضرت کو اس کے خشک کرنے اور پاٹنے کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے، اب وہ آواز یا عزیز کی جو آیا کرتی تھی وہ بھی بند ہوگئی۔ سرکار خیرالواصلین کے اصحاب اس جنگل کو صاف کر کے سرکار کے لئے ایک حجرہ الگ اور اپنے لئے بھی خس و خاشاک کے حجرے بنالئے اور سب عبادت الٰہی میں مشغول ہوگئے اور حضرت سید بدیع الدین قطب المدارؒ عین اسی راستے پر جہاں سے دیو آتے تھے بیچوں بیچ اپنی جائے نشست قرار دی اور اپنے سے چالیس چالیس قدم دور تک چاروں طرف حصار باندھ کر

شاہ اجنہ عماد الملک اور ان کے ساتھیوں کو پہرے پر بٹھا کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ دیوؤں کا سردار مکنا دیو جب راستے پر آیا تو دیکھا کہ کوئی شخص درویش اس کا راستہ روکے بیٹھا ہے۔ مکنا دیو نے آپ کو بڑے غرور وتکبر سے دیکھا اور چاہا کہ آپ کو راستے ہٹا کر دور پھینک دے اس نے جیسے ہی قدم حصار کے اندر رکھا محافظ موکل نے ایک ایسا تھپڑ مارا کہ وہ بدبخت چکرا کر زمین پر گر پڑا۔ وہ پریشان ہوا، محافظ موکل اس کو نظر نہ آتے تھے وہ حیرت میں کھو گیا اور تعجب کیا کہ یہ بیٹھا ہوا شخص ہاتھ ہلایا نہ دھکا دیا اور میں بالکل چالیس قدم کے فاصلہ پر بطور سنگریزے کے گرا اور دل میں خیال کیا کہ یہ کون آدمی ہوگا جس کے ہاتھ نہ حرکت کرتے ہیں اور نہ ہی یہ شخص اپنے مقام سے اٹھا پھر بھی مجھ پر حملہ کر دیا۔ وہ دیو بھی زور آزمائی کے مطابق حملہ آوار رہا۔ مگر جلال مدار العالمین سے تھرانے لگا اور کہا کہ یہ کوئی بلا کا سامنا ہے یا فقیر خدا کا نظر آتا ہے، میرا حملہ اس پر کارگر نہ ہوگا۔ پست ہمت ہو کر بیرون حصار عاجز ہو کر زمین پر گر کر اپنی گستاخی اور بے ادبی وقصور پر معافی کا خواستگار رہا۔ حضرت قطب المدار شمس الافلاک نے اس دیو بدذات کا کفر غارت ہونے پر اس کی عجز و نیاز کو قبول فرمایا اور کہا: اے نالائق اگر حق خدمت گذاری یعنی جاروب کشی کا اقرار کرے گا تو تیری جان بخشی ہوگی، ورنہ تیری ہلاکت ہوگی۔ فی الحقیقت ایسی جرات کی گفتگو سن کر اقرار کیا اور ہمیشہ حاضری و پاسبانی کا خواستگار رہوں اور بارِ دیگر کسی مخلوق کو آزار نہ کرنے کے واسطے حضرت نے اس کو مقید کر دیا۔

اس مقام پر پانی کے حصول کا ذریعہ تالاب تھا جب آپ کے تشریف لانے کے بعد وہ خود بخود خشک ہو گیا تو پانی نہ ملنے یا دور دراز مقامات سے پانی لانے میں بہت ہی پریشانیوں کا سامنا ہوا۔ اس بات کو دیکھ کر آپ نے شاہ یٰسین کو جو آپ کے خاص ارادات کی شان اور جانثاروں میں سے بڑے صاحب کمال بزرگ تھے ان کو حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے اپنا عصاء مبارک

دے کر ارشاد فرمایا کہ مغرب سے مشرق کو ایک لائن کھینچ دو! حکم کی تعمیل کی گئی جس سے دریا جاری ہوا آج تک یہ دریا شاہ ایسن جن کے نام سے موسوم ہے جو میرے سرکارؒ کی ایک ادنیٰ کرامت ہے اور رہتی دنیا تک قائم رہے گی اور اس دریا کے پانی سے بھی کرامتوں کا ظہور ہے۔ بیمار آدمی، زخمی آدمی اور اثرات والا آدمی اس پانی سے غسل کرلے تو اس کے عوارض میں کمی ہو جاتی ہے۔ مسلسل استعمال سے تمام چیزوں سے شفایاب ہوتا ہے۔ اس دریا کے پانی سے اور ایک بات ظہور میں آئی ہے۔ ۱۷ جمادی الاول کے وقت اس کا پانی دودھ سے زیادہ تیز اور لذت شیر برنج کی اس میں پاتے ہیں اس میں بھی برکتوں کا نزول ہے۔ قوت حافظہ تیز ہوتا ہے آنکھوں کی بینائی بڑھتی ہے۔ ضعف اعصاب کم ہوجاتا ہے۔ بلڈ پریشر، اختلاج اور گٹھیا بائی کے امراض سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا ہے۔

(سلسلہء مداریہ: صفحہ 94، 95، 96، 97) (رہبر اسلام سترہویں شریف مجلد دوم صفحہ: 25، 26)

راجہ بلوان سنگھ مع اکابر سلطنت کا مسلمان ہوا

جب آپ پالن پور تشریف لے گئے تو وہاں کا راجہ بلوان سنگھ مع اکابر سلطنت آپ کی کاوشوں سے مسلمان ہوا آپ نے اسکا نام زور آور خاں رکھا، زور آور خاںؒ نے سینکڑوں مسجدیں تعمیر کرائیں، علاقہء میوات میں آج بھی آپ کی اولاد کثیر تعداد میں موجود ہے، سرکار سیدنا مدار پاکؒ کے آپ بہت عزیز خلفاء میں سے ہیں۔ (تاریخ مدار: صفحہ 45)

باون ڈاکوؤں کا قبول اسلام

علاقہ میوات میں حضرت قطب المدارؓ کے ہمراہیوں کو لوٹنے کے لئے باون (۵۲) افراد پر مشتمل ڈاکوؤں کا گروہ آیا۔ جیسے ہی وہ لوگ قریب پہنچے نابینا ہوگئے اور گڑگڑا کر معافی مانگنے لگے آپکی دعا سے بینائی لوٹ آئی یہ کرامت دیکھ کر اتنا متاثر ہوئے کہ فوراً مشرف بہ اسلام ہوگئے اور باقی زندگی تبلیغ اسلام میں سے بعض کو خلافت بھی عطا ہوئی۔ ان میں ایک جوہر سدھ بھی تھے آپ نے ان کا نام اسلام نبی رکھا جو بڑے صاحب کشف بزرگ ہوئے ہیں۔

(تاریخ مدار: صفحہ 45)

جوگی ادھر ناتھ کا اسلام قبول کرنا

اسی سفر میں آپ اجمیر تشریف لے گئے اور کوکلہ پہاڑی پر جلوہ فرما ہوئے اور جوگی ادھر ناتھ نے اسلام قبول کیا اور مرتبہ کمال پر پہنچے۔ ان کے قبول اسلام کا واقعہ یوں ہے کہ ادھر ناتھ نے جادو سے لوہے کو چنے کی صورت میں تبدیل کر دیا، اور وہ چنے لیکر مدار پاک کی خدمت میں ہدیہ پیش کئے آپ نے وہ چنے اپنے خلفاء میں تقسیم فرمائے اور ایک چنا اپنے دست اقدس سے کوکلہ پہاڑی پر پھینک دیا تو فی الفور اگ آیا، اور آپ کے خلفاء نے وہ چنے کھالئے یہ کرامت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوگیا۔ روایت کے مطابق آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ یہ چنے کا درخت نیم کے درخت کی شکل میں تھا اور پچاس سال پہلے بھی یہ بابرکت درخت موجود تھا۔ اجمیر میں اور بھی کئی واقعات پیش آئے۔

جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں تفصیل کے لئے (جدید مدار اعظم، وغیرہ کا مطالعہ کریں) تقریباً چوتھی صدی ہجری کے وسط میں آپ ترکستان تبلیغ دین کے لئے تشریف لے گئے۔ اور اس کے اطراف ممالک کے بعض حصوں میں اسلام کی تبلیغ فرمائی"۔ (تاریخ مدار: صفحہ 46)

سوکھے ہوئے درخت نے قرآن کریم کی تلاوت کی

صاحب نجم الھدیٰ حضرت نظام الدین حسن تحریر فرماتے ہیں کہ آپ جب تبلیغ فرماتے ہوئے استنبول پہنچے تو ایک یہودی آیا اور دین موسوی کی تعریف اور اسلام میں خامیاں نکالنے لگا (معاذ اللہ) آپ اس کے ہر سوال کا معقول جواب دیتے رہے دوران گفتگو کہنے لگا کہ ہمارے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام جب زبور کی تلاوت فرماتے تھے تو سارا عالم محو ہو جاتا تھا یہاں تک کہ جنگلی جانور، پرندے، آب و ہوا، سب زبور مقدس سن کر مدہوش ہو جاتے تھے اور تمہارا دعویٰ ہے کہ قرآن جو تمہارے نبی پر نازل ہوا ہے وہ سارے صحائف و کتب آسمانی سے افضل و اعلیٰ اور ان کا ناسخ ہے اور میں نے بارہا وہ کلام سنا ہے مگر ایسی بات میں نے کبھی نہیں پائی آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ معجزہ مجھے تسلیم ہے اور بے شک یہی بات ہے جو تو نے کہی اور بلا شک و ریب ''قرآن کریم'' سب سے افضل و اعلیٰ ہے خدا وحدہ لاشریک کا کلام ہے۔

یہودی نے ایک سوکھے ہوئے درخت کی طرف اشارہ کیا اور کہا اگر قرآن کریم کی تلاوت یہ سوکھا درخت کرے اور تمہارے دین کی سچائی کی گواہی دے تو میں دین اسلام میں داخل ہو جاؤں گا اور تمہارے نبی کا کلمہ پڑھ لونگا آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور دعا کی!

''الہ العالمین باطل کے سامنے اس بندہ عاجز کو سرخرو فرما''

آپ نے سوۂ اخلاص کی تلاوت باآواز بلند فرمائی خدا کی شان و قدرت دیکھئے سوکھے درخت سے بھی تلاوت قرآن کی آواز صاف صاف سنائی دینے لگی آپ نے پوری سورت کی تلاوت کی اور کلمۂ شہادت بلند آواز سے پڑھا درخت سوکھی شاخوں سے کلمۂ شہادت پڑھنے کی آواز آئی

یہودی یہ سب دیکھ کر حیران رہ گیا اور اس نے پڑھ لیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔آپ نے ان کے نام عطاء الاحد رکھا اور یہ شیخ عطاء کے نام سے مشہور ہوئے ۲ رجب ۶۰۱ ھ میں واصل بحق ہوئے مزار شریف استنبول میں ہے۔(تاریخ مدار: صفحہ 46،47)

جادو گر قید میں

ہماچل پردیش کے شہر چمبا میں ایک سرکش جادوگر کو آپ نے قید کیا جو لوگوں کو ستاتا تھا کسی کا ہاتھ کاٹ دیتا کسی کی آنکھیں پھوڑ دیتا کسی کو قتل کر دیتا اور علم جادو سے لوگوں کو تکلیف دیتا رہتا تھا آپ نے اسے دعوت اسلام دی اس نے غرور ونخوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپکی دعوت کو رد کردیا تو آپ نے بعونہ تعالیٰ اسکو زنجیروں میں قید کر دیا ہر چند اس نے علم جادو سے کام لیا مگر قدرت حقیقی کے آگے کچھ بس نہ چلا آپ کے اس عمل کو دیکھ کر بہت سے لوگ داخل اسلام ہوئے آپ نے اپنے خلیفہ حضرت شیخ معین خان مداری کو تبلیغ دین کے لئے مامور کیا اور تبلیغ کے لئے دوسرے علاقہ کی طرف متوجہ ہوئے یہ واقعہ تقریباً چوتھی صدی ہجری کے آغاز کا ہے شہر چمبا میں جو آپ کا چلہ ہے اس ۳۰۰ ھ ہجری تحریر ہے۔(تاریخ مدار: صفحہ 47،48)

حضرت قطب المدارؒ سے شاہ اجنہ کا بیعت ہونا

حضرت قطب المدارؒ کے کمالات وکرامات کا شہرہ ساکنان عالم گوش گذار ہوا تو قوم اجنہ بھی حاضر دربار ہوکر سرفرازی کرنے لگے، چنانچہ ایک دن حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدارؒ اپنے تخت ہوائی پر سیر کرتے ہوئے ایک جانب گزر رہے تھے۔وہیں قوم اجنہ کا بادشاہ ”عماد الملک“ تھا، اس نے دیکھا کہ ایک تخت ہوا کے دوشوں پر اڑتا ہوا، آرہا ہے۔اور اس پر ایک

بزرگ تکیا لگائے جلوہ افروز ہیں، اور آپ کو دیکھنے کا متمنی ہوا اور اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو! یہ تخت کیسے ہوا میں معلق اڑتا ہوا چلا آرہا ہے۔ جس پر کوئی بزرگ تشریف فرما ہیں، ابھی ذکر ہو رہا تھا کہ تخت اس کے پاس پہنچ گیا اور زمین پر ٹھہر گیا، عماد الملک فوراً خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ تعجب کی بات نہیں اگر خداوند قدوس کسی بندہ کو اس کرامت سے نواز دے۔

آپ نے، اس پر دین اسلام پیش کیا اور دین حنیف کی خوبیوں سے آشنا کر کے داخل اسلام، اور اسکی ساری قوم دولت اسلام و نور ایمان سے مالا مال ہو گئی۔ (تاریخ مدار صفحہ:48)

حکم سرکار مدارؓ سے پانی ابل پڑا

حضرت قطب المدارؒ نے افغانستان کے ایک شہر کابل میں ایک مناسب جگہ قیام فرمایا، آپ نے اپنے خدام کو کنوئیں کا پانی لانے کا حکم دیا، اور وہ پانی کے واسطے جب کنوئیں پر پہنچے، تو وہاں کچھ شر پسندوں نے خدام کو پانی بھرنے سے روکا، پانی لینے نہیں دیا، خدام نے واپس آخر واقعہ بیان کیا، آپ نے جلال میں آکر فرمایا جاؤ! اور کنوئیں سے کہو! کہ ساقی کوثر، علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے پوتے نے پانی مانگا ہے۔ حسب حکم آپکے خدام دوبارہ اس جگہ معہ پانی کے برتنوں کے گئے اور جو آپ نے فرمایا تھا کنوئیں سے کہا، کنوئیں نے جس وقت آپ کا نام نامی اسم گرامی سنا، اس قدر جوش میں آپ کہ پانی اوپر آکر چار طرف بہنے لگا، اور ایک طوفانی شکل اختیار کرلی، جب آپ کے خدام نے اپنے سب برتنوں میں پانی بھرلیا، تو کنوئیں کا جوش و خروش کم ہو گیا اور پانی تہہ میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا، جب پانی بھرنے سے روکنے والوں نے یہ دیکھا تو وہ سب آپ کی خدمت میں آکر قدموں پر گر پڑے اور مشرف با اسلام ہوئے، جب آپ کی اس کرامت کا شہرہ کابل کے گھر گھر ہو گیا، ایک شخص اپنی نابینا لڑکی کو لیکر حاضر خدمت ہوا، اور خدمت سراپا کرامت و برکت میں التجا پیش کہ اے حضرت! میری بہت سی اولاد میں صرف ایک لڑکی زندہ

بچی، وہ بد قسمتی سے اندھی ہوگئی، میں ہمیشہ اسکی اس حالت سے رنجیدہ رہتا ہوں اس کی کوئی خبر گیری کرنے والانہیں ہے، اسلئے بارگاہ قطب المدارؓ میں حاضر ہوں، گزارش یہ ہے کہ آپ اپنے مولائے کریم ورحیم سے اس کے واسطے دعا فرمائیں کہ اس کی آنکھیں روشن ہوجائیں، آپ نے سائل کی درد بھری داستان سنکر فوراً اللہ رب العزت سے لڑکی کے بینا ہونے کی دعا فرمائی، ادھر آپ کی زبان مبارک سے دعا نکلی، ادھر قبولیت نے استقبال کیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے لڑکی کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔ (تاریخ مدار: صفحہ 49، 50)

ھڈی کو جسم و جان مل گئی

آپ سیر فرماتے ہوئے ایک میدان سے گزر رہے تھے، کہ سامنے انسان کی کھوپڑی نظر آئی، آپ قریب پہنچے اور اس سے خطاب فرمایا، من کنت یا جمجمۃ، اے کھوپڑی تو کون ہے، اپنا قصہ بیان کر کہ تیرا قصہ کیا ہے؟ اللہ تابرک وتعالیٰ نے اسے قوت گویائی عطا فرمائی، اس کھوپڑی نے عرض کیا، اے اللہ کے ولی! میں ایک مزدور تھا اور مزدوری سے اپنے اہل وعیال کا گذر معاش، کر کے خوش تھا، کہ اچانک حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور میری روح قبض کرلی، بارہ سال کا عرصہ دراز گزگیا، طرح طرح کے آلام ومصیبت اور عذاب میں مبتلا ہوں، اس بیان سے سرکار قطب المدارؒ کو بے حد صدمہ ہوا اور بارگاہ رب قدیر میں تضرع وعاجزی سے عرض کیا، اے مولیٰ! اس بے جان کو زندگی عطا فرمادے، خدائے تعالیٰ نے آپکی مناجات قبول فرمائی، اور اس کھوپڑی کو جسم وجان عطا فرمادی، اور وہ شخص جان وجسم پاکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوا کھڑا ہوگیا اور آپ نے فرمایا کہ تو نو سال تک زندہ رہے گا اور نیک اعمال کا ذخیرہ اکھٹا کر کے سعادت دنیا وعقبیٰ حاصل کر، آپ نے مکمل پانچ سو چھپن سال سے زائد دین متین کی

خدمت انجام دی، اکثر بلاد وامصار جنگلات وبیابان، پرپیچ گھاٹیاں اور بحروبر کے پرخطر راستے طے کیے اور خصوصاً زمین ہندوستان و پاکستان کے گوشہ گوشہ، بلاد وقریات، حتی کہ سنگلاخ وادیوں اور پہاڑوں کو ذکر الٰہی سے معمور فرمایا اور پہاڑی میں بسنے والی مخلوق بالخصوص اجنہ میں بھی آپ نے دین اسلام کی تبلیغ فرمائی بہت سے مقامات پر بارہ بارہ چودہ چودہ برس تک ریاضت ومجاہدہ کے لئے چلہ کش رہے آج بھی ایک ذات مقدسہ سے منسوب بے شمار ایسے مقامات موجود ہیں، جو مدار پہاڑی مدار ٹیکری، مدار چلہ، مدار دروازہ، مدار کنواں، اور مدار گیٹ کے نام سے موسوم ہیں جو آپکی خدمات دینی کا آج بھی اعلان کرر ہے ہیں۔

(تاریخ مدار: صفحہ 50، 51)

کثیر تعداد میں شاہ برادری طریقت میں ان چاروں گروہوں (جو مندرجہ ذیل ہیں) سے منسلک ہے جو طریقت میں مدار خاندان کہلاتا ہے۔

گروہِ خادمان (سجادگان)

حضرت خواجہ ماہر شریعت وحقیقت سید ابو محمد ارغون وخواجہ سید ابو تراب فنصور وخواجہ سید ابوالحسن طیفور ؒان تینوں بھائیوں سے جاری ہے جو کہ کَنَفْسٍ وَاحِدٍ ہیں۔

گروہِ دیوانگان

سید محمد جمال الدین جانِ من جنتیؒ سے جاری ہے اس گروہ میں ۲ے پٹیاں ہیں آپ کا مزار مبارک ہیلسہ شریف جتی نگر بہار میں ہے۔ اس گروہ سے واسطہ رکھنے والے کثیر تعداد میں لوگ موجود ہیں اور دیوان کہلاتے ہیں۔

گروہِ عاشقان

قاضی سید محمد مطہر قلہ شیر سے جاری ہے آپ کا مزار اقدس ماور ضلع کانپور میں ہے اس سلسلے کے مریدین عاشقان کہلاتے ہیں۔

گروہ طالبان

حضرت قاضی سید محمد محمود الدین کنتوری سے جاری ہے آپ کا مزار اقدس کنتور ضلع بارہ بنکی میں ہے آپ کے سلسلہ کے مریدین طالبان کہلاتے ہیں۔ (شانِ زندہ شاہ مدار: صفحہ 46)

آپکا آخری سفرِ حج

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؓ زیارت حج وحرمین سے فارغ ہو کر نجف اشرف گئے وہاں سے شہر حلب (جہاں آپ پیدا ہوئے تھے) تشریف لے گئے حلب کے مضافات میں ایک قصبہ چنار ہے وہاں آپ نے قیام فرمایا اور اپنے عزیز سید عبداللہ کے صاحبزادہ کو اپنی فرزندی میں لے لیا جن کے نام یہ ہیں حضرت سید ابو محمد ارغونؒ، حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصورؒ، حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفورؒ ان کو ہمراہ لے کر پھر مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے ہر وقت و ہر آن انوارِ محمد ﷺ سے تربیت پاتے تھے ایک روز حضوری ہوئی ارشاد ہوا کہ اے بدیع الدین ہم نے تمہارے قیام کے لئے ہندوستان کو تجویز کیا ہے ہندوستان میں ایک شہر قنوج ہے اس کے میدان میں جنوب کی طرف ایک تالاب ہے اس کی لہروں سے یا عزیز کی آواز آتی ہے وہاں کی زمین تمہارے قیام کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے تمہارا مسکن وہیں ہوگا اور وہی تمہاری قبر بنے گی آپؓ یہ فرمان نبوی ﷺ سن کر ہندوستان کی طرف روانہ ہو گئے المختصر آپ ممالک عرب کی سیر کرتے ہوئے ممالک عجم میں پہنچے۔ (مدار اعظم: صفحہ 59، 60)

مکن پور شریف قبلہء حاجات بن گیا

حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہ مستقل طور پر مکن پور میں قیام پزیر ہو گئے اور اس کی خبر تمام اطراف و جوانب میں پھیل گئی تو خلقتِ خدا شرف زیارت حاصل کرنے کو اور اہلِ حاجات کے واسطے ہجوم رہنے لگا اور ہر وقت اور ہر وقت میلے کی شان نظر آتی تھی جو شخص آپ کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنی حاجت پیش کرتا وہ اللہ پاک کے فضل و کرم اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے با مراد اور دلشاد واپس جاتا۔ آپ کی بارگاہ سے کوئی نامراد یا محروم واپس جاتے نہیں دیکھا۔ جو آپ کی بارگاہ میں آتا وہ اللہ والا ہو کر جاتا، اللہ تعالیٰ اس کی دین و دنیا دونوں سنوار دیتا۔ پھر کسی کے آگے جانے کی اس کو حاجت نہ ہوتی تھی، آپ کے تشریف لانے سے وہ جنگل پھر آباد ہو گیا۔ لوگ کثرت سے وہاں بسنے لگ۔ لوگ جو بھی کاروبار کرتے اللہ تعالیٰ! انہیں غیر معمولی برکت دیتا تھا اور آپ کے وعظ و بیان سے بھی توحید وحقانیت کے چشمے ابلتے تھے اور کافی لوگ آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کر لیتے تھے۔ (سلسلہء مداریہ: صفحہ 97،98) (انیس الابرار: 91،92)

حضور سرکار مدارپاکؓ کی رحلت

سرکار مدار پاکؓ کا ۸۱۸ھ میں مکن پور شریف ورود مسعود ہوا، آپ نے اسی مقام کو اپنی مستقل اور آخری قیامگاہ قرار دی بالآخر دین مصطفوی کا یہ جلیل القدر داعی اور مذہب حنیف کا شمس الافلاک پوری دنیا کو اپنے نورانی اور اسلامی شعاعوں سے منور کر کے ۱۷ جمادی الاول ۸۳۸ھ کو اسی مقدس سرزمین دارالنور مکن پور شریف میں غروب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کو غسل اور تجہیز و تکفین رجال الغیب نے دی، آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی نماز جنازہ آپ کے معتمد علیہ مرید و خلیفہ سلطان التارکین حضرت مولانا حسام الدین سلامتی جونپوری

مداری رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور آپ کو اسی مقام پر سپرد خاک کر دیا گیا جہاں سے یا عزیز کی صدا آتی تھی۔ ہر سال ۱۵، ۱۶، ۱۷ جمادی الاول کو انتہائی تزک واحتشام کے ساتھ آپ کا عرس سرپا اقدس منعقد ہوتا ہے جس میں لاکھوں افراد شریک ہو کر فیضیاب ہوتے ہیں۔

تعلیمات قطب المدارؓ

حضور سیدنا بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا طالب حق کو لازم ہے کہ ادائیگی فریضہ ءنماز کے بعد نوافل کی کثرت کرے اور شب وروز ذکر الٰہی میں مشغول رہے، ہوا و ہوس سے اپنے نفس کو محفوظ رکھے، ہر سانس یادالٰہی میں گزارے، ہر لمحہ اس کی رضا مدنظر رکھے، دل کو پراگندگی سے بچائے، مخلوق خدا کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے، نفس کی شرارتوں میں مبتلا نہ ہو، اپنے دل کی حفاظت کرتا رہے، عیب جوئی اور غیبت سے سختی سے پرہیز کرے اور ہمیشہ سنت رسالت مآب ﷺ کے مطابق زندگی گزارے۔

(۱) آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان قول وعمل کے مجموعے کا نام ہے، قول وعمل کے مطابقت کے بغیر حق تعالیٰ کے پاس قبولیت نہیں۔

(۲) آپ نے ارشاد فرمایا: توبہ کیجئے اور توبہ پر قائم رہیے کیونکہ شان توبہ کرنے میں نہیں توبہ پر قائم رہنے میں ہے۔

(۳) آپ نے ارشاد فرمایا: اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص پر قائم ہے، توحید اور اخلاص کے ذریعہ اپنے عمل کی بنیاد کو مضبوط کیجئے۔

(۴) آپ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کے پاس ایک ہی قلب ہے پھر اس میں دنیا وآخرت کی یکساں محبت کیسے ممکن ہے؟

(۵) آپ نے ارشاد فرمایا: آپ کے اعمال آپ کے عقائد کے مظاہر ہیں اور آپ کا ظاہر آپ کے باطن کی علامت ہے۔ ڈر کے قابل اور امید کے لائق صرف وہی ہے۔ اسی سے ڈرو اور اسی سے امید رکھو۔

(۶) آپ نے ارشاد فرمایا: آپ اپنے تمام معاملات میں حضور ﷺ کے حضور کمر بستہ ہو جائیں اور اتباع کے لئے تیار رہیں۔

(۷) آپ نے ارشاد فرمایا: جب آپ عالم ہو کر عامل بن جائیں گے پھر اگر خاموش بھی رہیں گے تو آپ کا علم آپ کے عمل کی زبان سے کلام کرے گا۔

(۸) آپ نے ارشاد فرمایا: بغیر عمل علم بے حقیقت ہے، وہ نفع نہیں دے سکتا۔

(۹) آپ نے ارشاد فرمایا: صوفی وہ ہے جو اپنے نفس کی پسندیدہ چیزوں کو ترک کر دے اور سوا خدا تعالیٰ کے کسی کے ساتھ سکون نہ لے۔

پوچھا گیا سالک کسے کہتے ہیں:

(۱۰) فرمایا کہ سالک وہ ہے جو چاہتا کہ آسمان پر چلا جائے۔ یعنی ہر وقت قرب خداوندی کے تجسس میں رہتا ہے۔

پوچھا گیا: قلندر کسے کہتے ہیں؟

(۱۱) فرمایا: قلندر وہ ہوتا ہے، جو صفات الٰہیہ سے متصف ہو جائے جیسا کہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے: تخلقو ابا خلاق اللہ و اتصفو ا بصفات اللہ۔

دریافت کیا گیا کہ انسان بزرگ ہے یا کعبہ؟

(۱۲) فرمایا: آدمی پر ذات کا پرتو ہے اور کعبہ پر صفات کا اور ذات صفات کی جان ہوتی ہے اس لئے ذات افضل ہے۔

حضرت خواجہ قاضی مطہر قلہ شیر ماوراء النہری رحمتہ اللہ علیہ تو آپ کے خلیفہ ہیں انہوں

نے عرض کیا کہ حضور نماز شریعت اور نماز طریقت میں کوئی فرق ہے؟

(۱۳) فرمایا: نماز ادا کرنے میں تو کوئی فرق نہیں دونوں یکسان ادا کی جاتی ہیں البتہ نماز شریعت ادا کرنے میں اگر دل میں دنیوی وسواس وخیال آجائیں تو بلا اکراہ نماز ہوجاتی ہے اگر نماز طریقت کے درمیان دنیا کا خیال بال کے سترویں حصے کے برابر بھی ذہن میں آجائے تو وہ مشرک ہوجاتا ہے۔

قاضی صاحب موسوف نے دریافت کیا کہ فقر اور غنا میں کیا فرق ہے؟

(۱۴) آپ نے فرمایا: الفقر نور من انوار اللّٰہ والغناء غضب من اغضاب اللّٰہ۔ یعنی فکر انوار وتجلیات الٰہیہ میں ایک نور ہے اور غنا اللہ تعالیٰ کے غضب میں ایک غضب ہے۔

(۱۵) آپ نے فرمایا: سچے مومن شیطان کی اطاعت نہیں کرتے۔

(سلسلہء مداریہ: صفحہ 99، 100، 101)(الکواکب الداریہ)

حضرت قطب المدارؒ کے چند مشاہیر خلفاء کے اسماء گرامی وجائے مدفن

اسمائے خلفاء	جائے مزار
حضرت زاہد بختانی المداریؒ	روم
حضرت شیخ محمد یوسف اوتاد مداریؒ	بخارا
حضرت شیخ سید محمد طاہر مداریؒ	عرب
حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز شیریؒ	مالوہ
حضرت شیخ ابولنصر مداریؒ	ایران
حضرت شیخ عبدالقادر ضمیریؒ	سری لنکا
حضرت شیخ اسماعیل خلجی بن سید ابوداؤ دورحمہا اللہ	سیستان
حضرت شیخ عبدالواحد مداریؒ	نجف اشرف
حضرت شیخ محمود بن خواجہ غیاث الدینؒ	برہما
حضرت شیخ محمد باسط پارسا مداریؒ	مکہ معظّمہ
حضرت شیخ محمد فاروق خاکسار قندھاریؒ	چین
حضرت شاہ فضل اللہ مداریؒ	ستارہ
حضرت شیخ نصیرالدین مداریؒ	کوہ ہمالہ
حضرت شیخ سلیمان مداریؒ	بگرجستان

حضرت قیام الدین جلال آبادیؒ	چین
حضرت محمد ظفر الدینؒ	حلب
حضرت سید جمال الدین جان من جنتیؒ	ہیلسہ بہار
حضرت سید احمد بادیاپاؒ	کلھوابن، مئو
حضرت شیخ ظہیر الدین دمشقیؒ	دمشق
حضرت شیخ بقاء اللہؒ	ایران
حضرت مولانا صوفی فخر الدینؒ	افغانستان
حضرت شیخ حبیب اللہ قنوجیؒ	
حضرت سلطان ابراہیم شرقی جونپوریؒ	جونپور
حضرت سید میر شمس الدین حسن عربؒ	گوجے پور متصل مکن پور شریف
حضرت سید میر رکن الدین عربؒ	
حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادیؒ	اورنگ آباد
حضرت شیخ محمد یسینؒ	پڑیا تکیوا ضلع بستی، یوپی
حضرت شیخ زین العابدینؒ	مدینہ منورہ
حضرت شیخ ابوالفرح بلخی وکلیؒ	بلخ
حضرت شیخ عباس مصریؒ	مصر
حضرت شیخ ذوالنون بیہقی بن بختیار مخدوم خیریؒ	چین
حضرت شیخ بشیر الدینؒ	حلب
حضرت مولانا ظہور السلام بن مولانا عبدالقیومؒ	ایران

حضرت شیخ محمد شمس الدین فیروز پوریؒ	چین
حضرت شاہ حیات پانی پتیؒ	مالوہ
حضرت شیخ عبید اللہ قدوسیؒ	گجرات
حضرت شیخ سید محمد صابر ملتانو عرف شاہ بڈھن بن یعقوب	درنواح گورکھپور
حضرت شیخ سنانؒ	حیدر آباد
حضرت شیخ بشیر الدینؒ	اندور
حضرت شیخ چاندؒ	بھٹنڈہ پنجاب
حضرت شاہ عزیز اللہؒ	جونپور
حضرت شاہ خلیق اللہؒ	جبل پور
حضرت شاہ فخر الدینؒ	جمشید پور
حضرت سید احمد امیرؒ	جبل پور
حضرت شاہ نعمت اللہؒ	جبل پور
حضرت شیخ وحید الدینؒ	محمد پور
حضرت شاہ رفیع الدینؒ	صدر پور
حضرت خواجہ محمد مداریؒ	احمد آباد
حضرت شاہ کامل بخاریؒ	لاہور
حضرت شیخ دانیال مداریؒ	بنارس
حضرت شاہ قربان علیؒ	بھٹنڈہ پنجاب

(فضائل اہل بیت اطہار و عرفان قطب المدار: صفحہ 177، 186) (سلسلہ مداریہ: صفحہ 181، 182، 183)

خلیفہ قطب المدارؓ حضرت سید
جمال الدین جان من جنتیؒ

ملنگان عظام کی جماعت کے امام اول شہنشاہ ترک و تجرید نازش فقر وتفرید حضور سید محمد جمال الدین جان من جنتیؒ ہیں۔آپ کی ولادت باسعادت پانچویں صدی ہجری میں ہوئی۔آپ کا مولد و مسکن شہر بغداد ہے،آپ کے والد گرامی حضرت سیدنا سید محمود اور والدہ محترمہ حضرت بی بی نصیبہؒ ہیں۔آپ تاجدار بغداد محبوب سبحانی حضور سیدنا سرکار غوث اعظم جیلانی قدس سرہ کے حقیقی بھانجے ہیں۔سیرت وسوانح کی بہت پرانی کتابوں میں آپ کا ذکر خیر موجود ہے۔ مراۃ الانساب، خمخانہء تصوف، سیرت قطب عالم، ثمرات القدس وغیرہ میں تحریر ہے کہ حضور سیدنا محمد جمال الدین جنتی جان منؒ شمس الافلاک مرجع الاقطاب غوث الاغواث حضور سیدنا بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار حلبی مکن پوری قدس سرہ کی دعاؤں سے پیدا ہوئے۔ واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح بیان کی گئی ہے کہ حضور غوث پاکؒ کی ہمشیرہ سیدہ بی بی نصیبہ کے یہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔آپ اپنے برادر محترم حضور سیدنا غوث اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی۔حضور سیدنا غوث پاک نے لوح محفوظ کا مشاہدہ فرما کر بتایا کہ بہن! تیری قسمت میں اولاد تو ہے مگر وہ شہنشاہِ ولایت مخزن اسرار حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار کی دعاء پر موقوف ہے۔عنقریب آپ سیاحت فرماتے ہوئے بغداد پہنچنے والے ہیں۔جب حضورؒ کا ورود مسعود بغداد میں ہو تو پھر تم ان کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور ان سے دعاء کی درخواست کرنا۔پروردگار عالم سرکار مدارؒ کی دعاؤں کے طفیل تمہیں ضرور اولاد عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور سیدنا زندہ شاہ مدار قدس سرہ پانچویں صدی ہجری میں سیاحت فرماتے ہوئے بغداد

پہنچے۔ پورا بغداد ایک عرصے سے آپ کی دید کا منتظر تھا کتنے ہی حاجت مند اسی انتظار میں بیٹھے تھے کہ جب شاہکار قدرت قطب وحدت شہنشاہ ولایت حضور سیدنا مدار العالمین ؓ کا ورودِ مسعود بغداد میں ہوگا تو ہم بھی اپنی عرضیاں بارگاہ مداریت میں پیش کر کے شادکام ہوں گے۔ پورا بغداد آپ کی تشریف آوری کی خوشی سے جھوم رہا تھا ہر طرف مسرتوں کا سماں چھایا ہوا تھا۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو شہنشاہ ولایت کی اطلاع دے رہے تھے غرض یہ پورے بغداد میں آپ کی آمد کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ یکے بعد دیگرے لوگ حاضر بارگاہ ہو کر فیوض مداریت سے مالا مال ہوتے رہے۔ بالآخر وہ وقت بھی آ گیا کہ جب ہمشیرہ غوث الوریٰ سیدہ بی بی نصیبہ حضور مداریت پناہ میں حاضر ہوئیں اور بحوالہ محبوب سبحانی حضور سیدنا غوث اعظم جیلانی اپنا مدعائے دل بصد ادب واحترام پیش کیا۔ حضور قطب وحدت سیدنا مدار اعظم قدس سرہ نے کمال شفقت کے ساتھ بی بی نصیبہ کی عرضی کو سماعت فرمایا۔ پھر حضرت سیدہ بی بی نصیبہ سے فرمایا کہ اللہ عزوجل عنقریب تمہیں دو فرزند سعید عطا فرمائے گا۔ ایک کا نام ''محمد'' اور دوسرے کا نام ''احمد'' رکھنا۔ البتہ آپ یہ وعدہ ضرور کریں کہ بڑے فرزند کو آپ مجھے دے دیں گی۔ قدسی صفات اس مقدس خاتون نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ آپ کی اس شرط کو قبول کرلیا۔

بغداد میں چند روز قیام کے بعد آپ دیگر مقامات کی طرف روانہ ہوگئے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حضرت بی بی نصیبہ کے یہاں ایک فرزند سعید تولد ہوا۔ حسب حکم والدین نے اس نومولود کا نام ''محمد'' رکھا گیا پھر کچھ عرصہ بعد دوسرے فرزند کی بھی ولادت ہوئی ان کا نام احمد رکھا گیا۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد حضور قطب المدار قدس سرہ پھر بغداد پہنچے۔ پورا بغداد ایک بار پھر آپ کی آمد کی خوشی سے جھوم اٹھا۔ بغداد کے اطراف سے بھی لوگ جوق در جوق آنے لگے۔

جس قدر بھی لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ نے سب ہی کو شاد کام فرمایا۔ حضرت سیدہ بی بی نصیبہ بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور حضرت مدار پاک کو صاحبزادگان کی ولادت کی خبر دی مگر دل ہی دل میں صاحبزادے کی جدائی کے تصور سے کانپ اٹھیں۔ بڑے صاحبزادے محمد جمال الدین اب سن شعور کو پہنچنے والے تھے جبکہ چھوٹے فرزند سید احمد ابھی ان سے کچھ چھوٹے تھے سرکار مدار العالمین قدس سرہ نے سیدہ بی بی نصیبہ سے فرمایا کہ آپ اب اپنا وعدہ پورا کریں یعنی محمد جمال الدین کو میرے حوالے کریں۔ حضور مدار اعظم کی زبان فیض سے یہ جملہ سن کر آپ کی ممتا تڑپ اٹھی مگر وعدہ تو وعدہ اور وہ بھی اتنے عظیم ولی اللہ سے کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آئی۔ بیساختہ حضرت سیدہ کی زبان سے نکلا کہ حضور! محمد جمال الدین تو انتقال کر گئے۔ آپ خوب جانتے تھے کہ بی بی نصیبہ کو شفقت مادری کے جذبے نے بے اختیار کر دیا ہے مگر آپ نے ان سے کچھ نہیں فرمایا۔ بی بی نصیبہ بھی اجازت مانگ کر گھر کی طرف چل پڑیں۔ ابھی آپ گھر کے قریب ہی تھیں کہ اطلاع ملی کہ محمد جمال الدین زینے سے گر پڑے اس سے پہلے کہ آپ ان تک پہنچتیں محمد جمال الدین کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ کرب غم سے بیقرار ہو گئیں اور بلا تاخیر افتاں و خیزاں حضور مدار عالم سرکار زندہ شاہ مدار کی بارگاہ میں پہنچیں اور پورا قصہ بیان فرمایا۔ حضور شہنشاہ ولایت مسکرائے اور فرمایا کہ ٹھیک ہے جاؤ محمد جمال الدین کو میرے پاس لے آؤ۔ جب حضرت محمد جمال الدین کی نعش مبارک آپ کی خدمت میں لا کر رکھی گئی تو آپ نے ان کے سر پر اپنا دست مقدس رکھا اور فرمایا جمال الدین جان من جنتی اٹھو تمہیں تو دین رسول ﷺ کی بڑی خدمتیں کرنی ہیں۔ آپ زبان فیض ترجمان سے یہ جملے نکلے ہی تھے کہ حضرت سیدنا محمد جمال الدین جان من جنتی اٹھ کر بیٹھ گئے۔ آپ کی بارگاہ سے ملا ہوا خطاب

جان من جنتی آج بھی آپ کے اسم مبارک سے جڑا ہوا ہے دیہاتوں میں اکثر لوگ جمن جتی بھی کہتے ہیں۔ ثمرات القدس میں ایک روایت اس طرح بھی ہے کہ بعد ولادت سید غوث الاعظم قدس سرہ نے اپنے دونوں بھانجوں یعنی حضرت سید محمد کے صاحبزادگان حضرت محمد جمال الدین اور حضرت سید احمد بادیہ پا کو لیکر خود بارگاہ مداریت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ یہ دونوں میری ہمشیرہ بی بی نصیبہ کے دلبند ہیں۔ آنحضرتؓ کی ذات البرکات سے فائز المرام ہونا چاہتے ہیں۔ اور ایک قول کے مطابق حضور غوث پاک نے خود ہی بی بی نصیبہ کے فرزندوں کے لئے بارگاہ قطب المدار میں دعا کی درخواست فرمائی تھی۔ آپ کے کہنے پر حضور مدار پاک نے دعا فرمائی اور حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوگئے واپسی میں جب دوبارہ تشریف لائے تو بی بی نصیبہ غوث پاک کی وصیت کے مطابق اپنے دونوں فرزندوں کو لے کر بارگاہ مداریت میں حاضر ہوئیں۔ حضور مدار پاکؓ نے بی بی نصیبہ کے فرزندوں کو دل وجان سے قبول فرمایا اور انہیں لیکر استنبول کی طرف روانہ ہوگئے۔ اس جگہ ان دونوں عزیزوں کو علم صوری کی تعلیم کے لئے عبداللہ رومی کے حوالے فرمایا اور خود ایک پہاڑی کی گھاٹی میں حبسِ دم کے اشغال میں واحد حقیقی کے ذکر میں مشغول ہوگئے۔ اس جگہ چند دن گزارنے کے بعد خراسان کی طرف روانہ ہوگئے۔ حضرت سیدنا مدار العالمین کی ان ہی نوازشوں کا صدقہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد جمال الدین جان من جنتی مداری قدس سرہ کا اسم شریف بھی کاملان طریقت میں سرفہرست ہے۔ آپ سے اتنی ساری کرامتیں ظہور میں آئی ہیں کہ انہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ تذکرۃ المتقین وغیرہ میں تحریر ہے کہ حضرت جان من جنتی قدس سرہ شیر کی سواری اور سانپ کا کوڑا رکھتے تھے۔ حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ نے آپ سے ملاقات کی ہے اور آپ کے فیوض سے خوب خوب مستفیض ہوئے ہیں۔

حضرت شیخ سعدیؒ نے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ

یک را دیدم از عرصہ رودبار
کہ پیش آمدم بر پلنگ سورا
چناں ہول زاں حال بر من نشست
کہ ترسید نم پائے رفتن بہ بست
(الخ)

آپ نے بھی تقریباً دنیا کے اکثر ممالک کا سفر فرمایا ہے چونکہ آپ کی عمر پاک بھی کافی طویل ہوئی ہے تذکرۃ المتقین گلستان مدار وغیرہ میں آپ کی عمر شریف چار سو سال تحریر ہے۔ آپ کی عمر پاک کا اکثر حصہ حضور قطب المدار قدس سرہ کی خدمت میں گزرا ہے۔ آپ حضور مدار الوریٰ قدس سرہ کے بڑے چہیتے اور محبوب نظر مرید و خلیفہ ہیں۔ حضور سیدنا مدار العالمین قدس سرہ کے خلفاء میں جس قدر تقرب آپ کو حاصل ہے وہ اوروں کو میسر نہیں، آپ حضور مدار پاک قدس سرہ کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف ہوئے ہیں زیارت حرمین کے بعد حضور مدار اعظم قدس سرہ کاظمین شریفین بغداد اور دیگر بلاد عربیہ کا سفر فرماتے ہوئے کربلائے معلیٰ پہنچے پھر یہاں سے نجف اشرف کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ نجف اشرف میں حضرت محمد جمال الدین جان من جنتی کو اعتکاف کا حکم دیا اور خود تبلیغ دین کی فرماتے ہوئے ہندوستان کی طرف روانہ ہو گئے۔

پوری دنیا میں پھیلے ہوئے تمام ملنگان عظام کے مصدر و منبع حضور سیدنا محمد جمال الدین جان من جنتی ہی ہیں۔ آپ کے سر کے بال بہت بڑے بڑے تھے۔ آپ کے بال نہ کٹوانے کی دو روایتیں مشہور ہیں ایک تو یہ کہ حضور مدار پاک نے حضرت جان من جنتی کے عہد طفلی میں اپنا

دست اقدس ان کے سر پر رکھ کر دعا فرمائی تھی اور دوسری روایت جو تذکرۃ المتقین فی احوال خلفائے سید بدیع الدین کے حاشیہ پر تحریر ہے کہ حضور سیدنا زندہ شاہ مدارؒ نے حضرت محمد جمال الدین جان من جنتیؒ کو اجمیر کے ایک پہاڑ پر ذکر حق و اشغالِ حبسِ دم میں بٹھا دیا۔ چنانچہ 125 سال تک مسلسل آپ ذکر حق و اشغالِ حبسِ دم میں بیٹھے رہ گئے۔ یہاں تک کہ آپ کے سر سے خون نکلنے لگا۔ جب حضور سیدنا مدار العالمین قدس سرہ کو اطلاع ملی تو آپ نے حضرت جان من جنتی کے سر پر اپنے دست مبارک سے مٹی ڈال دی جس کے سبب خون نکلنا بند ہو گیا۔ جب حضرت محمد جمال الدین قدس سرہ پہاڑ کی گھاٹی سے باہر آئے تو لوگوں نے آپ کو اس بات کی اطلاع دی کہ ایسا ایسا واقعہ آپ کے ساتھ پیش آ گیا تھا۔ پھر حضور سید الاقطاب سرکار زندہ شاہ مدارؒ نے آپ کے سر پر خاک ملی تھی۔ جب حضرت نے سنا کہ میرے سر پر میرے آقا حضور مدار الوریٰؒ نے اپنا دستِ حق رکھا تھا بس اسی کے بعد سے بال کٹوانا بند کر دیئے۔ ملنگان عظام اسی باعث اپنے بال سر سے جدا نہیں کرتے ہیں دور حاضر کے دیدہ کور قسم کے لوگ ملنگان عظام کے بالوں پر فتویٰ جہالت نافذ کر کے اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں ناصر الساکن تذکرۃ الفقرا وغیرہ میں ہے کہ حضور جان من جنتی قدس سرہ کے پیروکار دیوانگان کہلاتے ہیں جبکہ یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ گجرات کے اکثر اور یوپی بہار وغیرہ بعض علاقوں میں قبیلہ شاہ کے لوگوں کو بھی دیوان کہا جاتا ہے۔ یہاں پر یہ بات ذہن نشین رکھنے سے تعلق رکھتی ہے کہ قبیلہ شاہ حضرات کو اس وجہ سے بھی دیوان کہا جاتا ہے کہ عہد قدیم میں خاندان علویہ مرتضویہ کے لوگ لشکر اسلام میں منصب دیوان پر ہی زیادہ متمکن ہوتے تھے۔ افسوس کی بات ہے کہ اکثر دیوان حضرات اس بات سے واقف نہیں ہے کہ ان کا نسبی رشتہ شہرہ خدا وارثِ مصطفیٰ ﷺ، حضور سید مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہے کچھ نہ پختہ قلم کاروں نے اس معزز قبیلہ کی تاریخ کو غیر سمت

میں موڑ کر اپنی کم علمی کا ثبوت دیا ہے جو کہ قابل مذمت ہونے کے ساتھ قابل تردید بھی ہے۔ انہیں چاہئے کہ اپنی ان ناقص تحریروں سے توبہ و رجوع کر کے عنداللہ سرخروئی کے اسباب مہیا کر لیں۔ الغرض حضور سیدنا محمد جمال الدین قدس سرہ سے رشتہء رشدی رکھنے والے حضرات بھی دیوانگان کہلاتے ہیں۔ جب کہ آپ سے دیوانگان کی ۷۲ (بہتر) شاخیں نکلی ہیں جو دیوانگان حسینی، دیوانگان سلطانی، دیوانگان رشیدی، دیوانگان دریائی، دیوانگان سرموری، دیوانگان زندہ ولی، دیوانگان آتشی اور دیواگان کاملی اور دیوانگان جمشیدی، دیوانگان قدوسی، دیوانگان مداحی اور دیوانگان سدھ شاہی وغیر کے ناموں سے مشہور ہیں۔

آپ نے پوری زندگی مجردانہ طور پر گزاری ہے یعنی زندگی بھر شادی نہیں فرمائی۔ آپ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ سلسلہء مداریہ کو کافی فروغ حاصل ہوا ہے بڑے بڑے امراء اور سلاطین نے آپ کی بارگاہ میں حاضری دی ہے اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ شیر شاہ سوری آپ سے ملنے کے ارادے سے روانہ ہوا، محل سے نکلتے وقت اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر آپ واقعی فقیر کامل ہوں گے تو مجھے آم دیں گے واضح رہے کہ اس وقت آم کا موسم نہیں تھا۔ جب بادشاہ وقت آپ کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں آدھا آم ہے چنانچہ حضرت سید جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ نے وہ آدھا آم شیر شاہ سوری کو دے دیا۔ شیر شاہ سوری نے آم آپ کے ہاتھ سے لے لیا اور درویشی و فقیری کے موضوع پر آپ سے گفتگو کرنے لگا۔ جانے کے بعد حضرت نے فرمایا کہ اگر بادشاہ آم کھا لیتا تو اس کے خاندان میں نسلاً بعد نسل بادشاہت قائم ہو جاتی مگر قدرت کو یہ منظور نہ تھا۔ حضور سیدنا جان من جنتی قدس سرہ کا مقام و مرتبہ درمیان اولیاء میں بہت ہی بلند و بالا ہے۔ جماعت اولیاء اللہ میں آپ کے مثل ریاضت و مجاہدہ کرنے والے بہت کم نظر آتے ہیں۔ پروردگار عالم نے آپ کو مجمع فضائل بنا دیا

تھا۔ بالخصوص جذب خلائق آپ کا خاص وصف ہے۔ اللہ کی مخلوق دیکھتے ہی آپ کی گرویدہ ہوجاتی تھی۔ گلستان مدار وغیرہ میں ہے کہ جب آپ جنگلوں میں ہوتے تو چاروں طرف سے جنگلی جانور آپکو گھیرے رہتے تھے۔ آپ کی عجیب وغریب داستان ہے۔ آپکی ایک مشہور کرامت آج بھی زبان زدعام ہے کہ ایک مرتبہ حضور قطب وحدت سیدنا مداالعالمین قدس سرہ اور آپ ایک ایسے پہاڑ پر قیام فرما ہوئے جہاں تقریباً نو سو (۹۰۰) سادھو مہنت بھی ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان سادھوں کا بھنڈارا صبح وشام چلتا رہتا تھا۔ ایک روز حضور سیدنا زندہ شاہ مدار قدس سرہ نے فرمایا کہ جان من جنتی! میری کشتی لے کر سادھوں کے پاس جاؤ اور تھوڑی سی آگ لے آؤ۔ آپ کشتی لے کر روانہ ہوئے اور سادھوں کے پاس پہنچ کر آگ مانگی سب سے بڑا سادھو بولا آگ کا کیا کیجئے گا؟ آپ نے فرمایا: کہ مرشد گرامی نے مانگی ہے۔ ایک دوسرے مہنت نے کہا کہ شاید کھانا بنانے کے لئے ہی آگ مانگی ہوگی لہٰذا انہیں بجائے آگ دینے کے دو آدمیوں کا کھانا ہی دے دیا جائے۔ حضرت جان من جنتی نے فرمایا کہ نہیں میرے مرشد تو کھانا کھاتے ہی نہیں ہیں البتہ میں ضرور کبھی کبھی کھالیتا ہوں مگر ہمیں کھانے کی حاجت نہیں، آگ ہی چاہئے۔ بڑے سادھو نے کہا: ٹھیک ہے آپ آگ بھی لے لیں اور کشتی میں کھانا بھی رکھ لیں جب آپ نے دیکھا: سادھو اصرار پر اصرار کیئے جارہے ہیں تو پھر آپ نے اپنی کشتی ان کے حوالے کردی باورچی کو حکم ہوا کشتی میں بھر کر کھانا لے آؤ باورچی نے کشتی میں کھانا ڈالنا شروع کیا مگر کیا کیجئے گا کئی دیگیں ختم ہوگئیں اور کشتی ہے کہ بھرنے کا نام نہیں لے رہی یہاں تک کہ ساری دیگیں ختم ہوگئیں مگر کشتی نہیں بھری اب تو تمام مہنت وسادھو حیرت واستجاب میں ڈوب گئے ایک دوسرے کو حیرت بھرے انداز میں دیکھتے رہے مگر معاملہ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آنے والا تھا۔ آپ کے کمالات وکرامات ان مشرکوں پر ظاہر ہو چکے تھے اور آپ کی عظمت کا سکہ ان کے

دلوں پر بیٹھ چکا تھا حضرت سیدنا جمال الدینؒ نے عین اسی مقام پر ایک ایسا وظیفہ کیا کہ کچھ ہی دیر کے بعد آپ کے جسم کے سارے اعضاء الگ الگ ہو گئے سر دھڑ سے جدا ہو گیا۔ یہ کیفیت اور یہ منظر دیکھ مہنت لوگ گھبرا گئے لیکن ان میں سے ایک جادوگر، جری، نڈر مہنت نے آواز بلند کی دیکھتے کیا ہو؟ ان کو بوٹی بوٹی کر کے کھا جاؤ یہ سارے کمالات تمہارے اندر بھی پیدا ہو جائیں گے اور اس کی خوبیاں تمہارے اندر سرایت کر جائیگی۔ مہنتوں کا دماغ پھرا اور انہوں نے آپ کے جسم کے بکھرے اعضاء اور ٹکڑوں کی بوٹی بوٹی کی اور ان ظالموں نے انہیں کھالیا ادھر حضور قطب المدار قدس سرہ آپ کا انتظار فرما رہے تھے چنانچہ جب زیادہ تاخیر ہوئی تو آپ خود چل کر پہاڑی پر پہنچے اور ایک پتھر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ جمال الدین جان من جنتی تم کہاں ہو؟ حضرت خواجہ جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ تمام سادھوں کے پیٹ سے جواب دیا کہ حضور! میں مہنتوں کے پیٹ میں ہوں ہر مہنت کے پیٹ سے یہ صدا بلند ہوئی حضور میں یہاں ہوں۔ حضور سرکاراں سیدنا زندہ شاہ مدار قدس سرہ نے فرمایا کہ جلدی سے آجاؤ۔ حضرت جان من جنتی قدس سرہ نے جواب دیا کہ حضور کیسے باہر آؤں، تمام راستے گندے ہیں حضور سیدنا زندہ شاہ مدار نے فرمایا کہ تم تمام مہنتوں کے پیٹ سے نکل کر سب سے بڑے سادھو کے پیٹ میں آجاؤ اور پھر اس کا سر پھاڑ کر باہر آجاؤ۔ تمام مہنت سرکار قطب المدار کی باتیں سن کر سکتہ میں پڑ گئے ابھی تھوڑا ہی وقفہ گزرا ہوگا کہ تمام مہنتوں نے جنہیں رتی رتی کر کے کھالیا تھا وہی شیخ طریقت حضور سیدنا محمد جمال الدین قدس سرہ سب سے بڑے مہنت کا سر پھاڑ کر باہر آگئے جب ان کفار و مشرکین نے ایسی عظیم کرامت دیکھی تو سب کے سب نادم و شرمندہ ہو کر قدم بوس ہوئے اور کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پڑھ کر حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے اور دل و جان سے آپ کے مرید اور غلام بن گئے بعد میں ان میں سے بہت سارے لوگ نعمت خلافت و

اجازت سے سرفراز ہوکر صاحب کشف وکرامت ہوئے ان لوگوں سے متعلق اور بھی بہت سارے افراد تھے وہ بھی نعمت اسلام سے مالامال ہوگئے۔ یہ حیرت ناک واقعہ گجرات میں جوناگڑھ گرنار نامی پہاڑ پر واقع ہوا۔ جس پتھر پر کھڑے ہوکر حضور قطب المدار سرکار نے جان من جنتی کو آواز دی تھی اس پتھر پر آج بھی سرکار زندہ شاہ مدار قدس سرہ کے پایہ اقدس کے نشان بنے ہوئے ہیں غور سے دیکھنے پر آدمی کو اُس پر اپنا چہرہ بھی نظر آتا ہے۔ مدار ٹیکری اجمیر شریف اور مدار یہ پہاڑ محل باری نیپال میں بھی ایسا ہی واقعہ مشہور ہوا۔ (سیر المدار)

حضرت سید الاقطاب سیدنا مدار اعظم قدس سرہ کی سیرت پاک کی مشہور کتاب ''مدار اعظم'' میں علامہ حکیم فرید احمد نقشبندیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضور سیدی زندہ شاہ مدار قدس سرہ آخری سفر حج سے واپسی میں جب خراساں پہنچے تو وہاں کے ایک بزرگ حضرت شیخ نصیر الدینؒ کو آپ کی تشریف آوری کا علم ہوا مگر وہ ملنے نہیں آئے۔ اتفاقاً حضور محمد جمال الدین قدس سرہ ایک طرف سیر کیلئے نکل پڑے وہاں آپ کی ملاقات حضرت شیخ نصیر الدین سے ہوگئی دوران گفتگو حضرت جان من جنتی قدس سرہ نے ان بزرگ سے فرمایا کہ آپ نے حضور سیدنا مدار العالمین سے ملاقات نہیں کی؟؟ حضرت نصیر الدین نے فرمایا مجھے ان سے ملنے کی ضرورت وہ بھی ولی ہیں اور میں بھی ولی ہوں۔ حضرت جان من جنتی کو یہ جملہ ناگوار گزرا چنانچہ آپ نے اسی وقت ان کی کیفیت کو سلب کرلیا اور وہاں سے چل پڑے جب سرکار قطب المدار کی خدمت میں پہنچے تو سرکار مدار پاک نے فرمایا جان من جنتی نصیر الدین کی باتوں نے تمہیں ملول کر دیا آپ نے بوجہ ادب کوئی جواب نہ دیا تھوڑی دیر بعد حضرت نصیر الدین بارگاہ مداریت میں حاضر ہوکر قدم بوس ہوئے اور پھر خاموشی کے ساتھ ایک گوشے میں بیٹھ گئے۔ حضرت سیدنا زندہ شاہ مدارؒ نے حضرت جان من جنتیؒ کی طرف اشارہ فرمایا: بعدہ حضرت محمد جمال الدین قدس سرہ نے وہ سلب

کی ہوئی نعمت حضرت نصیر الدین کو واپس دے دی۔ حضور زندہ شاہ مدار قدس سرہ یہاں سے دیگر ممالک میں تبلیغ دین فرماتے ہوئے اجمیر پہنچے۔ اجمیر پہنچ کر زندہ شاہ مدار قدس سرہ نے حضرت محمد جمال الدین جان من جنتی قدس سرہ اور آپ کے برادر حضرت سید احمد بادیہ پاؒ کو کوکلہ پہاڑی پر چلہ کرنے کا حکم دیا اور خود کالپی کی طرف روانہ ہو گئے آپ کی دینی خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہے ہندوستان میں کئی مقامات پر آپ کے چلے بنے ہوئے ہیں۔ آپ کے خلفاء کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے حضرت فخر الدین زندہ دل، حضرت سدھن سرمست، حضرت قطب محمد المعروف با قطب غوریؒ، آپ کے قابل ذکر خلفاء میں ہیں۔ آپ کے وصال پر ملال ۱۴ محرم الحرام ۹۵۱ھ میں ہوا، مزار مبارک ریاست بہار کے ضلع پٹنہ کے قصبہ ہیلسہ میں مرجع خلائق ہے۔

خلیفہ قطب المدار حضرت سید احمد بادیہ پاؓ

آپ کی ولادت باسعادت پانچویں صدی ہجری شہر بغداد میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی حضرت سید محمود اور والدہ مخدومہ سیدہ بی بی نصیبہ ہیں۔ آپ کی والدہ مخدومہ سیدہ بی بی نصیبہؓ حضور پور نور سیدنا سرکار غوث پاکؓ کی سگی ہمشیرہ ہیں۔ بایں وجہ آپ حضور سرکار غوث الاعظم قدس سرہ کے بھانجے ہیں۔ آپ کو شرف خلافت واجازت حضور سیدنا بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار قطب المدار قدس سرہ سے حاصل ہے جیسا کہ "بحر زخار" کے مصنف علامہ شیخ وجیہ الدین اشرفؒ نے تحریر فرمایا کہ "آں نزھت آرائے چارچمن توحید آں تراوت پیرائے گلشن تجرید آں تاج بخش کش سلاطین وفقراء آں مشغول ہوائے دوست۔ سید احمد مشہور بہ بادیہ پا مرید سعید و خلیفہ رشید شاہ سید بدیع الدین قطب المدار است"۔ (بحر زخار: صفحہ ۹۹۰)

نیز آپ کے سوانح نگار جناب سید شفیق صاحب نے بھی تذکرہ سید احمد بادیہ پاؒ میں رقم فرمایا ہے کہ ''سید احمد المعروف بہ میراں شاہ قدس سرہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار زندہ شاہ مدارؒ کے اجل و معتمد و اخص الخواص خلیفہ ہیں''۔ (تذکرہ سید احمد بادپا)

علاوہ ازیں صاحب مراۃ الاسرار علامہ عبدالرحمٰن علوی چشتی قدس سرہ نے بھی اپنی تصنیف ''مراۃ المداری'' میں حضور سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار حلبی مکن پوری قدس سرہ کے جلیل القدر شمار کیا ہے۔

اور نیز علامہ سید اقبال جونپوری نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''تاریخ سلاطین شرقیہ وصوفیائے جونپور'' میں حضرت والا کو حضور مدار پاکؒ کے مقرب ترین مرید و خلیفہ تحریر کیا ہے۔ علامہ اقبال جونپوری کے علاوہ دور حاضر کے مشہور مصنف و مؤلف حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی استاذ مدرسہ شمس العلوم گھوسی ضلع مئو نے بھی اپنی کتاب ''تذکرۃ المشائخ عظام'' میں حضرت سیدنا سید احمد بادیہ پاؒ کو حضور مدار العالمین قدس سرہ کے نامور خلفاء کی فہرست میں داخل فرمایا۔

تذکرہ نگاروں نے آپ کی ولادت باسعادت سے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ آپ اور حضور سید الاولیاء سیدنا سید محمد جمال الدینؒ حضور مدار پاکؒ کی دعائے پر اثر سے بی بی نصیبہؒ کے یہاں تولد ہوئے اس سلسلے میں حضرت ملا کاملؒ کی کتاب ثمراۃ القدس یا عارف ربانی حضرت سید عبداللہؒ کی کتاب ''منتخب العجائب فی اظہار اسرار الغرائب'' یا حضرت سید ضیاؤ الدین احمد علوی مجددی امرہوی کی کتاب ''مراۃ النصاب'' دیکھی جاسکتی ہیں۔ نیز اس کا تذکرہ حضور سیدنا خواجہ مخدوم سماع الدین سہروردیؒ کی درگاہ عالیہ کے سجادہ نشین حضرت علامہ ڈاکٹر ظہور الحسن شارب، ایم اے ایل ایل، پی ایچ ڈی نے اپنی کتاب ''خمخانہ تصوف اور علامہ فصیح اکمل قادری نے سیرت قطب العالم میں اور الحاج ابوالحماد مفتی محمد اسرافیل شاہ علوی مداری نے اپنی تصنیف لطیف ''نصیبۃ

الابرار' المعروف باجمال قطب المدار میں اور حضرت الاستاذ علامہ محمد سخی اللہ شمیم القادری نے سہ ماہی امام احمد رضا میگزین جنوری تا مارچ ۲۰۰۸ء میں تفصیل کے فرمایا ہے۔

مذکورہ تمام کتابوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سیدہ بی بی نصیبہؒ کے یہاں کوئی اولاد نہیں تھیں۔ ایک روز آپ اپنے برادر گرامی حضور تاجدار ولایت سیدنا سرکار غوث پاک قدس سرہ کی بارگاہ میں حصول اولاد کا عریضہ لیکر حاضر ہوئیں تو آپ نے اپنی ہمشیرہ حضرت بی بی نصیبہؒ کو حضور سیدنا مدار العالمین قدس سرہ کی طرف رجوع فرمایا اور حضور سیدنا سرکار غوث پاک قدس سرہ کے حسب حکم آپ بارگاہ مداریت پناہ میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی حضور قطب وحدت سیدنا سرکار مدار کائنات نے دعا فرمائی اور از رائے بشارت ارشاد فرمایا کہ بی بی جاؤ اللہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے ۲ فرزند عطا فرمائے گا چنانچہ آپ کے ارشاد کے بموجب جب اللہ عزوجل نے آپ کو دو فرزندوں سے نوازا۔ ان میں بڑے صاحب زادے حضرت سید محمد جمال الدین جان من جنتی اور چھوٹے صاحب زادے حضرت سید احمد بادیا پا قدس سرہ ہیں۔

ثمرات القدس میں تحریر ہے کہ حضور مدار پاک قدس سرہ ایک عرصہ دراز کے بعد دوبارہ بغداد تشریف لائے تو بی بی نصیبہؒ نے حسب ارشاد سرکار غوث پاک اپنے دونوں فرزندوں کو جو قطب المدارؒ کی دعا سے ہی پیدا ہوئے تھے بارگاہ مداریت میں پیش فرمایا۔ حضرت قطب المدار بی بی نصیبہ کے دونوں فرزندوں کو دل و جان سے قبول فرمایا اور انہیں لیکر استنبول کی طرف روانہ ہو گئے اس مقام پر آپ نے دونوں عزیزوں کو علمِ سوری کی تعلیم کے لئے حضرت عبداللہ رومی کے حوالے فرمایا اور خود ایک پہاڑ کی گھاٹی میں حبسِ دم کے اشغال میں واحد حقیقی کے ذکر میں مشغول ہو گئے اس جگہ چند سال گزارنے کے بعد آپ خراسان رونق افروز ہو گئے۔ بحر زخار کے مصنف علامہ شیخ وجیح الدین اشرف لکھتے ہیں حضرت سید احمد بادیہ پاؒ حضرت سیدنا سید بدیع

الدین شاہ مدارؒ کے ساتھ ثمر قند ہوتے ہوئے ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے اور دوران سفر کھانا پینا بالکل بند کر دیا۔ دو ہفتوں تک کھانے پینے کی کوئی چیز میسر نہ ہوئی جس کی وجہ سے حضرت سید احمد بادیہ پاؒ بھوک سے بے تاب ہو گئے حضرت شاہ مدارؒ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے میر سید احمد بادیہ پاؒ سے کہا کہ تم جانب جنوب چند قدم جاؤ وہاں ایک خوشنما پانی کا چشمہ ملے گا اس کے کنارہ ہرا بھرا درخت لگا ہوگا جس کے سایہ میں ایک مرد حقیر اپنے دوستوں کا کھانا رکھ کر ان کا انتظار کرتا ہوگا وہ کھانا تمہارے نصیب کا ہے جب وہ مرد تمہیں کھانا پیش کرے تو بسم اللہ پڑھ کر کھا لینا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کر کے اپنا ہاتھ اپنے چہرے پھیر لینا اس مرد سے کہنا کہ تم نے مجھے سات مردوں کا کھانا کھلایا ہے اللہ اس کے بدلے تم کو سات اقلیم سات پشت کی بادشاہت دیگا۔ چنانچہ میر سید احمد بادیاپا اس جگہ گئے اس مرد حقیر نے دیکھا کہ یہ مرد صالح سخت بھوکا ہے یہ سوچ کر پورا کھانا میر سید احمد بادیاپاؒ کے سامنے رکھ دیا انہوں نے اپنے پیر و مرشد کے حکم کے مطابق کھانا کھا کر اس مرد حقیر کے حق میں انہیں لفظوں میں دعا کی وہ مرد حقیر تیمور لنگ تھا۔

بعد آپ حضور مدار پاکؒ کے ساتھ مختلف دیار و امسار کی سیاحت فرماتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے اور عرصہ دراز تک حضور مدار پاکؒ کے قرب خاص میں رہے اور ولایت کی اعلیٰ منازل آپ کی خصوصی توجہات کی بدولت فائز ہوئے۔

کولھوابن میں آپ کی آمد کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم الاعظمی استاذ مدرسہ شمس العلوم گھوسی ضلع مئو جناب مفتی محمد شریف الحق امجدی کی زندگی کے مختلف گوشوں پر لکھی گئی کتاب ''معارف شارح بخاری'' میں اپنے مقالہ ''شارح بخاری کے قصبہ گھوسی کا تاریخی جائزہ'' میں لکھتے ہیں کہ ''شرقی عہد حکومت میں گھوسی سے تقریباً ۱۰ کلو میٹر دور شمال مشرقی سمت کولھوابن (درگاہ) میں حضرت سید احمد بادیاپاؒ تشریف لائے آپ کے روحانی فیوض و برکات سے گھا گھرا

کے جنوبی دیوارہ پر آباد لوگوں نے اسلام کی دولت کو سینے سے لگایا۔ اور جو لوگ مشرف بہ اسلام نہ ہو سکے وہ بھی آپ کے ارادت مندوں میں شامل ہو گئے۔ حضرت سید احمدؒ کی زندگی میں موسم باراں میں مسلسل سات جمعرات کو آپ کی زیارت کے لئے مسلمان اور ہندو آستانہ عالیہ پر حاضری دیتے جسے بار عام کہا جاتا ہے۔ میراں بابا کے پردہ فرمانے کے بعد آج بھی وہ روایت باقی ہے اور جو لوگ جوق در جوق بلا تفریق مذہب و ملت حضرت کے چلہ گاہ کی زیات کیلئے جاتے ہیں اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں۔ ہاں بار عام کثرت استعمال سے (برام) ہو گیا۔ سید احمد بادیاپا حضرت شاہ مدارؒ کے ہمراہ ہندوستان آئے مشہور ہے کہ بغداد شریف کے باشندے تھے۔ یہ حضرت مدار قدس سرہ کے متعمد علیہ مخصوص رفقاء میں تھے۔ مدت العمر حضرت مدار زندہ شاہ مدارؒ کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کے وصال کے بعد ۸۴۴ھ میں حضرت مدار صاحب کی وصیت کے مطابق گھوسی کو لھوابن درگاہ آئے۔

گھوسی واطراف میں میراں بابا اور میر بابا کے نام سے مشہور ہیں۔ شاہ مدار نے اپنی وفات سے قبل اپنے ۷۰ مخصوص ہمراہیوں کو تنہا تنہا بلا کر وصیت و نصیحت کی اور ہر ایک کیلئے اس کے مقام ولایت کو متعین کر کے رشد و ہدایت کی خدمت سپرد کی چنانچہ شاہ مدار کے وصال کے بعد ان کے تمام ہمراہی اپنے مقام ولایت پر جا کر مصروف رشد و ہدایت ہوئے اور وہیں فوت ہوئے۔

حضرت سید احمد بادیہ پاؒ بھی حضرت سید زندہ شاہ مدارؒ کی وفات کے بعد ۸۴۴ھ کے بعد اپنے مقام ولایت کو لھوابن میں وارد ہوئے اور اپنی جدوجہد سے اسلام کا اہم فریضہ انجام دیا۔ اسلام دشمن عناصر کو زیر کر کے اس دیار کو اسلام اور مسلمانوں کیلئے سازگار بنایا۔ فرید خان سوری اپنی زمانہ طالب علمی میں جونپور کے اندر حضرت سید احمد بادیاپا کی عظیم روحانی شخصیت کا ذکر سن چکا تھا جب اس کے باپ حسن سور نے سہسرام کی جاگیر کے انتظام سے اسکو بے دخل کر دیا تو وہ

حیرانی و پریشانی کے عالم میں کوھوابن حاضر ہوا حضرت نے حالات دریافت کئے اور فرمایا
آزردہ و پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، ہمت سے کام لو جلدی ہی تمہاری جاگیر مل جائیگی اور
ہندوستان کی بادشاہت بھی حاصل ہوگی۔اس وقت رعایہ کی بھلائی کے انجام دینا عدل انصاف
پر قائم رہنا شیر شاہ سوری رخصت ہوکر سہسرام آگیا اس نے متعدد حاکموں اور امیروں کی
ملازمت اختیار کی اور اپنی قوت مجتمع کرتا رہا۔ یہاں تک کہ بہار کا حاکم بن گیا۔ جب بادشاہ
ہمایوں بنگال سے آگرہ جارہا تھا چوسہ کے مقام پر شیر شاہ سوری نے اس پر حملہ کیا اور صفر ۹۴۶ھ
مطابق ۱۵۳۹ عیسوی میں اس کو شکست فاش دے دی اور اسے ہندوستان سے نکال کر دوبارہ
پٹھانوں کی حکومت کردی اس طرح سید احمد بادیا پا کی پیش گوئی سے وہ ہندوستان کا بادشاہ بن
گیا۔جس کا نام اپنی عدل گستری اور بے پناہ تنظیمی صلاحتوں اور عوامی فلاح و بہبود کے کارناموں
کی وجہ سے آج بھی تاریخ ہند کے صفحات پر زریں حرف میں لکھا جاتا ہے۔شیر شاہ سوری نے
اپنی حکومت کے زمانے میں دوسری بار کوھوابن کا سفر کیا۔حضرت سید احمد بادیا پا کی زیارت سے
مشرف ہوا ان کے لئے ایک وسیع قلعہ نما احاطہ تعمیر کرایا جس کے وسط میں ایک چہار دیواری کے
اندر ایک چبوترا بنوایا جسے حضرت سید احمد بادیا پا نشست گاہ یا چلہ گا بتایا جاتا ہے۔

شیر شاہ کی بڑی بیٹی شہزادی ماہ بانو کوھوابن میں مقیم ہوگئی تھی۔روزہ اور ماہ بانو کے اخراجات کیلئے
شیر شاہ نے بارہ گاؤں کی معافی کا پروانہ دے دیا اور ماہ بانو کے نام ایک گاؤں آباد کیا جس کا نام
چک بانو عرف درگاہ ہے۔اسی نام پر کوھوابن کو اب درگاہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ماہ بانوں
بہتر سال کی عمر میں وفات پائی اور اندرون احاطہ مدفون ہوئی۔شیر شاہ کے بعد جتنے بادشاہ تخت
نشین ہوئے انہوں نے نہ صرف بارہ گاؤں کی معافی کو قائم رکھا بلکہ اس میں مزید اضافہ کیا۔
حضرت سید احمد بادیا پاؒ کے مدفن کے بارے میں تذکرہ نگار مختلف الرائے ہیں مگر اکثر کا بیان ہے

کہ ان کا مزار کولھوا بن ہی میں ہے۔ (معارف شارح بخاری: صفحہ ۷۹، ۷۸، ۷۷۔ ناشر رضا اکیڈمی ممبئی)

آپ نے اپنی پوری عمر پاک تجرید و تفرید کے ساتھ گزاری۔ تذکرہ نگاروں کے مختلف مقالوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ بھی طویل العمر بزرگ گزرے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق آپ کا وصال پر ملال نویں صدی ہجری کے آخری دور میں ہوا۔

تحقیقات کا سلسلہ بہ حمد اللہ و بہ اون حبیب العالی جاری ساری ہے۔

ذکر حضرت سید احمد بادیہ پاؒ کے اختتامیہ پر بڑے افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑھ رہا ہے کہ حضرت فاضل گرامی علامہ محمد عاصم اعظمی جیسے علم دوست شخص نے معروف شارح بخاری میں شامل شدہ مضمون ''شارح بخاری'' کے قصبہ گھوسی کا ایک تاریخ جائزہ کے اندر حضرت سیدی سید احمد بادیہ پاؒ کو مدار پاک کے مخصوص رفقاء میں تحریر فرما کر خود اپنی ہی بات کو قدرے ہلکا کر دیا کیونکہ اولاً تو آپ نے جس انداز میں حضرت سید احمد بادیہ پاؒ اور ستر ہمراہیوں کا تعلق حضور مدار پاک کے ساتھ بیان کیا ہے اور یہ کہ بشمول حضرت سید احمد بادیہ پاؒ وہ ستر ہمراہی کے جن کے مقام ولایت کا تعین حضور مدار پاک نے اپنی ظاہری حیات مبارک میں ہی کر دیا تھا وہ سب بشمول حضرت سید احمد بادیہ پاؒ بعد وصال مدار پاکؓ اپنے اپنے مقامات ولایت پر جا کر مصروف رشد و ہدایت ہو گئے۔ اس بیان کا انداز اس بات کو بخوبی ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت سید احمد بادیاپا حضور مدار پاک کے معتمد علیہ خلیفہ تھے اور بقیہ ستر حضرات بھی حضور قطب وحدت سیدنا سید زندہ شاہ مدار قدس سرہ کے خلیفہ تھے۔ جنہیں آپ نے صرف ہمراہی لکھا ہے جب کہ ہم گذشتہ ستروں میں حضرت فاضل گرامی علامہ ڈاکٹر محمد عاصم صاحب ہی کی کتاب ''تذکرۃ المشائخ عظام'' سے بھی یہ ثابت کر چکے ہیں حضور سیدی سید احمد بادیاپا سیدنا مدار العالمین قدس سرہ کے نامور خلفاء میں سرفہرست ہیں بہتر ہوگا اگر ڈاکٹر صاحب رفقاء کو خلفاء سے بدل دیں۔ ہم نے

چند سطریں موصوف کی وسیع النظری کے پیش نظر لکھ دی ہیں ورنہ عام طور پر تو آج کل لوگوں کا یہ مزاج بن گیا ہے کہ اپنی بات کو ہی حرف آخر سمجھ لیتے ہیں مگر ہمارے خیال کے مطابق موصوف ایسے ذہن وفکر کے آدمی نہیں ہیں۔ فاضل موصوف کا بہر حال پھر بھی میں تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ آپ نے بڑے احتیاط اور حق بیانی کے ساتھ کام لیا ہے نیز آپ کی اور بھی دوسری تحریریں سلسلہء مداریہ اور حضور پاک کے تعلق سے پڑھنے کو ملیں الحمد اللہ موصوف کا اندازِ بیاں بہت بہتر اور محتاط ہے۔ دعا ہے کہ اللہ عزوجل فاضل موصوف کو مزید خدمتیں کرنے کی توفیق بخشے اور بالخصوص حضور مدار پاک کا ذکر خیر کرنے کے صدقے میں اپنی بارگاہ کے عظیم انعامات سے مالا مال وصاحب وفضل وکمال فرمائے آمین۔

خلیفہ قطب المدار حضرت سید اجمل بھرائچیؒ

کلیات امدادیہ کے صفحہ نمبر ۷۴ حاشیہ نمبر ۴ پر تحریر ہے کہ ''حضرت اجمل راا جازت وطریقہء مداریہ از امام ایں طریقہ شیخ بدیع الدین شاہ مدار بلا واسطہ رسیدہ واشاں راا ز طفیور شامی از یمین الدین شامی از عین الدین شامی از حضرت عبد اللہ علمبر دار از امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم''، یعنی حضرت اجمل (بہرائچی) کو طریقہء مداریہ کی اجازت اس سلسلہ کے امام شیخ بدیع الدین شاہ مدارؒ سے بلا واسطہ پہنچی ہے اور ان کو طیفور شامی بایزید بسطامیؒ سے اور ان کو یمین الدین شامیؒ سے اور ان کو عین الدین شامیؒ سے اور ان کو عبد اللہ علمبر دارؒ سے اور ان کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے۔

ناظرین کرام! صف اولیاء میں حضرت سیدنا سید اجمل بہرائچی ثمہ جونپوریؒ کا اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ کا شمار اجلہء اولیاء اللہ میں کیا جاتا ہے آپ اپنے وقت کے بہت بڑے صاحب ثروت بزرگ تھے مختلف سلاسل کے شیوخ سے آپ نے اکتساب فیض فرمایا اور متعدد سلاسل میں صاحب خلافت واجازت ہوئے۔ آپ کے حالات مختلف کتب سیر وتواریخ میں پائے جاتے ہیں۔ آپ بڑے صاحب رتبہ بزرگ تھے آپ کی سخاوت ودریا دلی زبان زدعام تھی۔ جونپور میں آپ نے بہت بڑی مسجد تعمیر کروائی جو آج بھی الحمدللہ آباد ہے آپ سرکار سیدنا قطب المدارؓ کے ارشد خلفاء میں سے تھے آپ کا اسم پاک متعدد شیوخ طریقت کے شجروں میں آتا ہے کئی کتابوں میں آپ کو مدار پاک کے خلفاء میں شمار کیا گیا ہے۔ تاریخ کی کتابوں کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ حضور سیدنا اجمل بہرائچی قدس سرہ کی ذات بابرکات سے سلسلہء مداریہ کی قابل قدر توسیع وتشہیر ہوئی ہے۔ آپ کا مزار پرانوار بہرائچ شریف میں لب روڈ پر واقع ہے۔ (سلسلہء مداریہ: صفحہ 153،154)

خلیفہ قطب المدار حضرت سکندر دیوانہ

کتاب ''کرامات مسعودیہ'' عربی جو مولانا ملیح اودھیؒ کی تصنیف ہے اس کا فارسی ترجمہ مولانا محمد ملیح اودھی نے کیا ہے۔ پھر اس کا اردو ترجمہ مولانا الٰہی بخش نقشبندی نے کیا۔ پہلی بار قومی کتب خانہ لکھنو سے ۱۲۹۶ھ میں چھپ کر منظر عام پر آئی اس کے صفحہ نمبر ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵ پر مرقوم ہیں کہ ''سیدنا سکندر دیوانہ فرماتے ہیں کہ مین سلطان محمود غزنوی کی بدولت عمدہ عمدہ نفیس کپڑے پہنتا رہا۔ جب ۴۰۱ھ میں سلطان نے سید سالار ساہو کو جو کہ میرے حقیقی نانا ہیں ایک زبردست فوج کے ساتھ قندھار سے مظفر خاں کی امداد کے لئے اجمیر بھیج دیا تو اس وقت مظفر خاں رائے بھیروں، رائے سوم کرپا، رائے سنگھ، رائے سوکن، رائے مہندر، رائے ماکھن، رائے

جگن وغیرہ انتالیس راجاؤں کے نرغے میں محصور تھا۔ میں اس وقت خاص سلطان کا اردلی تھا اور نانائے معظم حضرت سالار ساہو غازی مجھ سے بے حد محبت فرماتے تھے مجھے ان کی جدائی ہر گز گوارہ نہ ہوئی گھر کا انتظام ظہیر فرزانہ کو گیارہ سال کی عمر میں سپرد کر کے اور سلطان محمود غزنوی سے اجازت لے کر حضرت سید سالار ساہو غازی کے ساتھ ٹھٹھہ کے راستے اجمیر پہنچا۔ راستے میں حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ سے ملاقات ہوئی جیسے ہی ان کی نظر سید سالار ساہو غازی پر پڑی فوراً کہا سید سالار مسعود غازی کے باپ ادھر آؤ میں یہ سن کر متعجب ہوا کہ زندہ شاہ مدار کیا فرما رہے ہیں مگر سید سالار ساہو کو اس کی آرزو ضرور ہے۔ غرض یہ کہ حضرت سید سالار ساہو غازی اس مقام سے آگے بڑھے اور سب راجاؤں کو شکست دے کر کافروں سے مسلمانوں کو نجات دلائی چند اور صوبہ جات فتح کر کے سلطانی حکومت میں شامل کیا جب ذرا اطمینان ہوا تو نانی معظّمہ مخدومہ حضرت ستر معلیٰ کو غزنی سے ہندوستان بلوایا۔ قدرت خدا سے ۴۰۵ھ میں سید سالار ساہو غازی کے ایک فرزند آفتاب کی طرح روشن پیدا ہوا اس کا نام مسعود رکھا گیا مفصل حال تواریخ محمودی میں درج ہے۔ میرا اعتقاد حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کے ساتھ مضبوط ہو گیا اور ارادہ کیا کہ ان کے ساتھ چل کر فقیری اختیار کروں۔ ایک دن حضرت سید سالار ساہو غازی نے کچھ تحفے تحائف دے کر مجھے حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کے پاس بھیجا اور کہا کہ تم آگے چلو میں ابھی آتا ہوں میں تو خدا سے یہی چاہتا تھا فوراً تحفے لیکر حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کے پاس حاضر ہوا اور ان کے سامنے جا کر تحائف کو پیش کر دیا اور قدم چومے اور میں نے دست بستہ عرض کیا کہ حضرت مجھے اپنے سلسلے میں داخل کر لیجئے۔ زندہ شاہ مدارؒ نے کہا تم تو عمدہ لباس پہنے ہو عیش و عشرت میں زندگی بسر کر رہے ہو فقیری میں یہ آرام کہاں؟ میں نے سن کر اپنے سب کپڑے پھاڑ ڈالے ستر چھپانے

کے لئے تہبند رکھ لیا اور سلسلہء مداریہ میں داخل ہوگیا۔ ایک روز بعد حضرت سید سالار ساہو غازی اپنے فرزند کو لے کر حاضر ہوئے اور زندہ شاہ مدارؒ کے سامنے پیش کیا۔ مسعود کی آنکھ جیسے ہی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ پر پڑی سلام کے لئے ہاتھ اٹھایا زندہ شاہ مدار نے خیریت پوچھی آپ نے دائیں بائیں گردن ہلائی۔ حضرت سید سالار ساہو غازی نے آپ کو حضرت سید بدیع الدین شاہ زندہ مدارؒ کے قدموں میں ڈالنا چاہا تو آپ نے زور شور سے رونا شروع کردیا اور منہ آسمان کے جانب بلند کیا ہر چند حضرت سید سالار ساہو غازی ان کی گردن پھیرنا چاہتے مگر بے سود رونا ان کا کم نہیں ہوتا تھا آخر حضرت زندہ شاہ مدارؒ نے اٹھ کر گود میں لے لیا ہاتھ پیروں کو چوما پیشانی پر بوسہ دیا اس وقت مسعود چپ ہوئے۔ حضرت زندہ شاہ مدارؒ نے مسعود کو میری گود میں دیا اور یہ کہا کہ آج سے تو ہمیشہ اس کے ساتھ رہا کر اس کی مصاحبت سے تجھ کو شہادت کا رتبہ ملے گا اور میں آج سلسلہء مداریہ کی اجازت وخلافت سے تمہیں نواز رہا ہوں''۔

حق پسند ناظرین سے بار بار گزارش ہے کہ حق کے ساتھ انصاف کرنے میں قطعی کسی کی پاسداری نہ کریں اور ایک دم خالی الذہن ہو کر بتائیں کہ کیا کرامات مسعودیہ کی روایت کہ حضرت مدار پاک نے حضرت سیدنا سکندر دیوانہ کو سلسلہء مداریہ میں بیعت فرما کر خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ غلط اور جعل ہے؟ کیا ان دلائل صادقہ کو پڑھنے کے بعد بھی آپ یہی کہیں گے سلسلہء مداریہ سوخت ہے۔ اگر انصاف زندہ ہے تو خدارا بتاریئے کہ کیا ایسے ایسے مظبوط و مستحکم معتبر و مستند دلائل کے ہوتے ہوئے بھی اجرائے سلسلہء عالیہ مداریہ کا انکار آفتاب نیم روز کے انکار کے مترادف نہیں ہے؟؟؟

میرے بھائیوں!! ذرا غور تو کرو کہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ حضرت سید سالار مسعود غازیؒ کے

بھانجے حضرت سکندر دیوانہ کو ۹۰۵ھ میں اپنا خلیفہ بنا رہے ہیں اور اس کے برخلاف مکمل ۸۹۵ سال کے بعد یعنی ۱۳۰۰ھ میں سنابل میں یہ چھپ کر آرہا ہے کہ زندہ شاہ مدار نے کسی کو خلافت ہی نہیں دی۔ (سلسلہء مداریہ: صفحہ 154 تا 157)

خلیفہ قطب المدار سید شمس الدین حسن عربؒ و میر رکن الدین حسن عربؒ

حضرت سیدنا میر شمس الدین حسن عربؒ آپ بڑے میر صاحب سے پکارے جاتے تھے، آپ کا مزار مقدس گوجے پور نزد مکن پور واقع ہے۔ آپ حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کے بھتیجے ہیں اور حضور مدار پاک سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کے اکابر خلفاء میں سے ہیں۔ اور اسی مقام پر حضرت میر رکن الدین حسن عرب جو آپ کے سگے بھائی ہیں وہ بھی آسودہ خاک ہیں، یہ دونوں بزرگ بہت صاحب کرامت گذرے ہیں۔ بزرگوں سے روایت ہے کہ حضور مدار پاکؒ نے انہیں اس مقام پر تعینات کیا تھا، ان بزرگواروں کی کرامات پورے علاقے میں مشہور و معروف ہیں، یہ مقام مکن پور شریف سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، اس خانقاہ شریف سے متعلق ایک بہت بڑا تکیہ ہے، اس خانقاہ کے گدی نشین اور تکیہ کے متولی جناب امامی میاں صاحب تھے۔ (سلسلہء مداریہ: صفحہ 159، 160)

خلیفہ قطب المدار حضرت قاضی مسعودؒ

حضرت قاضی مسعود خزینۃ الابرار میں لکھے ہیں کہ میں جب صغیر سن تھا دریا کے کنارے پر کھڑا تھا کہ میرا پیر پھسلا میں ڈوبنے لگا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک بزرگ آئے اور مجھ کو پکڑ کر کنارے پر لا کر کھڑا کیا میں نے عرض کیا کہ حضرت کا اسمِ مبارک فرمایا: ''بدیع!'' میں نے عرض کیا: اگر اجازت ہو تو میں ہم رکاب رہوں۔ فرمایا: ابھی نہیں علم تحصیل کرو انشاء اللہ تم سے پھر ملاقات

ہوگی۔غرض میں تحصیل علم میں مشغول ہوا مگر حضرت مولانا یحییٰ کا تصور میرے دل میں ہر وقت رہتا تھا تیرا سال کے بعد جب میری دستار بندی کا وقت آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت مولانا یحییٰ ابرار مداری تشریف لائے اور امتحان لینے میں شریک ہوئے اور باتفاق علماء میرے سر پر دستار فضیلت باندھے اور میرے والد سے اجازت لے کر اپنے ہمراہ سیر و سیاحت کے لئے مجھ کو لے لیا، نجف اشرف پہنچے وہاں حضرت شیخ المشائخ قطب المدار صاحب تشریف فرما تھے مجھ کو حضرت کی خدمت میں پیش کیا حضرت شاہ مدار صاحب کے دست مبارک میں اس وقت سیب تھا۔فرمایا: کہ لو یہ سیب سونگھو! میں نے اس کی خوشبو سونگھی، تمام دماغ معطر ہوگیا پھر میں نے اس کو کھایا ایسی شیرینی تھی کہ اب تک میں اس شیرینی اور خوشبو کو بھولا نہیں اس کے بعد حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ اے عزیز انسان کے جوہر میں بھی ایسی خوشبو ہے۔اگر وہ خوشبو ظاہر نہ ہو تو کچھ نہیں ہے۔حسن صورت اور عبا قباء سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔میں نے جرات کر کے عرض کیا کہ معرفت خداوندی کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ فرمایا: اے مسعود اول چاہئے کہ اپنے آپ کو پہچانو، خدا کو پہچان لوگے۔"من عرف نفسہ فقد عرف ربہ" تم کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ تم کون؟ کہاں سے آئے ہو؟ اور کہاں جانا ہے؟ اس عالم میں کس لئے آئے تھے اور خداوند اعلیٰ نے تم کو کس لئے پیدا کیا اور نیک بختی و بد بختی کیا ہے؟ اول تم کو ان چیزوں کا علم ہونا چاہئے اور تمہاری صفات بعض حیوانی ہیں بعض شیطانی، بعض ملکوتی۔تم کو یہ معلوم ہونا چاہئے اور تمہاری اصلی صفات کون سی ہیں؟ یاد رکھو کھانا پینا سونا فربہ ہونا غصہ کرنا یہ حیوانی صفات ہیں۔مکر و فریب کرنا، فتنہ برپا کرنا، یہ شیطانی صفات ہیں۔اگر ان صفات کے تابع ہوگئے تو حق تعالیٰ کی معرفت تم کو حاصل نہیں ہوسکتی، ہاں اگر صفات ملکوتی تم حاصل کرلوگے تو کیا عجب کہ معرفت خداوندی سے تمہارا قلب روشن ہو جائے تم کو کوشش کرنی چاہئے کہ صفات حیوانی و شیطانی سے

نکل کر صفات ملکوتی حاصل کرو دیکھو اللہ تعالیٰ کو پانے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ صفات حیوانی و شیطانی سے نکل کر صفات ملکوتی حاصل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو دو چیزوں سے بنایا ہے ایک بدن اور دوسری روح۔ روح کی دو قسمیں: حیوانی، انسانی۔ روحِ حیوانی تمام جانوروں کو عنایت ہوئی ہے۔ روحِ انسانی انسان کے ساتھ خاص ہے جب تک روح انسانی سے کام نہ لوگے انسان نہیں ہوسکتے اور نہ معرفتِ خداوندی حاصل کرسکتے۔ غرض حضرت قطب المدار صاحبؒ کی ایسی دلچسپ تقریر سنی کہ میں خواب غفلت سے بیدار ہوگیا اس وقت مجھ کو معلوم ہوا کہ اگر میں نے معرفت خداوندی حاصل نہ کی تو مجھ میں اور حیوانوں میں کچھ فرق نہیں رہے گا۔ میں نے بیعت کی درخواست کی۔ حضرت نے نہایت شفقت و مہربانی سے مجھ کو سلسلہ مداریہ میں داخل کیا۔ بیالیس سال حضرت کی خدمت میں رہا آخر کو خرقہ خلافت سے ممتاز ہوا۔ آپ صاحب کمال بزرگ گزرے ہیں۔ تاریخ وفات ۲۱ جمادی الثانی ۹۴۹ھ ہے۔

(مدار اعظمؒ: صفحہ 97، 98) (سلسلہ مداریہ: صفحہ 160، 161، 162)

خلیفہ قطب المدار حضرت شیخ احمد اعراجؒ

حضرت شیخ اعراجؒ بڑے شہسوار تھے ایک روز گھوڑا کوداتے پھر رہے تھے اور یہ خیال کر رہے تھے کہ جو آرام و آسائش مجھ کو حاصل ہے وہ کسی کو بھی نہیں۔ یکایک گھوڑے کا پیر پھسلا اور آپ نیچے گر گئے بائیں پیر میں زبردست چوٹ آئی اور میں بے ہوش ہوگیا اتنے میں حضرت شیخ الاسلام قطب المدار صاحبؒ تشریف لائے اور فرمایا احمد جھوٹی بے ہوشی میں کب تک پڑے رہو گے۔ اٹھو اور توبہ کرو۔ میری جو آنکھ کھلی تو اپنے خیالات پر نفرین کی اور توبہ کی اور چاہا کہ حضرت کے قدموں کو بوسہ دوں مگر تکلیف کی وجہ سے حرکت نہ کرسکا۔ حضرت شاہ مدار صاحبؒ نے میرے

گھوڑے کو آواز دی وہ دوڑتا ہوا آیا۔ حضرت مجھ کو ایک گاؤں میں لے گئے وہاں ایک جراح تھا اس کو بلا کر آپ نے فرمایا: اس جوان کا علاج کرو۔ اس نے عرض کیا کہ یہ علاج میرے امکان سے باہر ہے، یہ شخص بچے گا نہیں۔ آپؒ نے فوراً انار کے چھلکے جو وہاں پڑے ہوئے تھے، پسوا کر زخموں پر چھڑکے، فوراً خوان بند ہو گیا اور زخم اچھا ہونے لگا اور چند روز میں بالکل تندرست ہو گیا۔ پھر میں نے بیعت کی درخواست کی۔ آپؒ نے سلسلہ میں داخل کیا اور مکہ معظّمہ کے سفر میں ساتھ ساتھ رہے۔ یہ تھے بزرگان دین کے اخلاق اس طرح نور محمدی ﷺ کے ذریعہ لوگوں کے قلوب کو منور کیا کرتے تھے۔ بعد میں آپ بھی خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کا پورا نام حضرت احمد اعروج بن ضیاء اللہ مصطفیٰ آبادی ہے۔ (سلسلہء مداریہ 162، 163)

چند سلاسل کے شجرات میں سلسلہء مداریہ کا فیض

سلسلہ قادریہ مداریہ:

حضرت شاہ ابوالحسن احمد نوری، حضرت آل رسول احمدی، حضرت اچھے میاں، حضرت شاہ حمزہ، آل حضرت محمد البرکات المارہروی، حضرت شاہ فضل اللہ محمد حضرت قیام الدین، حضرت شیخ قطب الدین، حضرت شاہ عبدالقادر، حضرت شاہ مبارک، حضرت سید اجمل بہرائچی، حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار۔ (تاریخ مدار: صفحہ 18) (النور والبھافی اسانید الاحادیث)

سلسلہ چشتیہ مداریہ:

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حضرت نور محمد جھنجھانوی، حضرت شاہ عبدالرحیم حضرت شاہ محمد، حضرت محمدی شاہ، حضرت شیخ محبّ اللہ الہ آبادی، حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی، حضرت شیخ

گنگوہی، حضرت شیخ نظام الدین بلخی، حضرت شیخ جلال الدین تھانسری، حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی، حضرت ادریس محمد بن قاسم اودھی، حضرت شاہ بڈھن بہرائچی، حضرت سید اجمل بہرائچی، حضرت سید بدیع الدین قطب المدار۔ (کلیات امدادیہ) (تاریخ مدار 18)

سلسلہء نقشبندیہ مجددیہ مداریہ:

حضرت حاجی شاہ جی محمد شیر میاں پیلی بھیتی، حضرت احمد علی شاہ، حضرت شاہ درگاہی، حضرت شاہ حافظ جمال اللہ رامپوری، حضرت قطب الدین حضرت خواجہ زبیر حضرت خواجہ محمد نقشبند، حضرت خواجہ معصوم اور حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی، حضرت شیخ عبدالاحد، حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی، حضرت عبدالقدوس گنگوہی، حضرت شیخ درویش بن قاسم اودھی، حضرت شیخ بڈھن بہرائچی، حضرت شیخ سید اجمل بہرائچی، حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ (جواہرات ہدایت: صفحہ 173) (تاریخ مدار: صفحہ 19)

سلسلہء سہروردیہ مداریہ:

حضرت مولانا ظفر الدین گنگوہی حضرت مولانا شیخ رکن الدین گنگوہی، حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی، حضرت شیخ درویش محمد، حضرت شیخ بڈھن بہرائچی، حضرت سید اجمل بہرائچی، حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ۔ (تاریخ مدار: صفحہ 19) (کلیات)

سلسلہ اشرفیہ مداریہ:

سید عبدالحئی اشرف، وجیہہ الدین اشرف، حضرت تقی الدین اشرف، حضرت اشرف، حضرت نعمت اللہ اشرف، حضرت جمال اشرف، حضرت شاہ محامد، حضرت شاہ محمود، حضرت عبدالرزاق، حضرت سید شاہ اشرف جہانگیر سمنانی، حضرت سید بدیع الدین مدارؒ۔ (تاریخ مدار: صفحہ 19)

سلسلہء صابریہ مداریہ:

حضرت شیخ، مولوی محمد حسن حضرت امیر شاہ طیفوری، حضرت میاں غلام شاہ ، حضرت شاہ عبدالکریم ، حضرت شاہ عنایت ، حضرت سیراں شاہ بھیک ، حضرت شاہ ابولمعالی ، حضرت شیخ دائد گنگوہی ، حضرت شاہ ابوسعید گنگوہی ، حضرت شاہ نظام الدین ، حضرت سید جلال تھانسری ، حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی ، حضرت شاہ ادریس محمد اودھی ، حضرت شاہ بڈھن بہرائچی ، حضرت شاہ اجمل بہرائچی ، حضرت سید بدیع الدین مدارالعالمینؒ۔

سلسلہ ابوالعلائیہ مداریہ:

حضرت شیخ برہان الدین ملیح آبادی ، حضرت شیخ محمد فرہاد دہلوی ، حضرت شیخ خواجہ دوست محمد حضرت شاہ ابوالعلا ، حضرت شیخ عبداللہ احرار ، حضرت شیخ یعقوب چرخی ، حضرت شاہ ہدایت اللہ سرمست ، حضرت شاہ قاضن ، حضرت مولانا حسام الدین سلامتی جونپوری ، حضرت سید بدیع الدین قطب احمدؒ۔ (تاریخ مدار: صفحہ 20) (آئینہ تصوف قدیم)

سلسلہ وارثیہ مداریہ:

حضرت الحاج حافظ سیدنا وارث علی شاہ دیوہ شریف ، حضرت شاہ یتیم علی ، حضرت شاہ طالب علی ، حضرت شاہ بخشش علی ، حضرت شاہ مسکین علی ، حضرت شاہ نور علی ، حضرت شاہ قائم علی ، حضرت شاہ حیدر علی ، حضرت شاہ کرم علی ، حضرت شاہ دربار علی ، حضرت شاہ بندہ علی ، حضرت شاہ عبدالواحد ، حضرت شاہ کمال ، حضرت شاہ جمال ، حضرت شاہ طبقات علی ، حضرت شاہ عبدالغفور بابا کپور گوالیاری ، حضرشاہ راجے ، حضرت قاضی حمید ، حضرت قاضی مطہر قلہ شیر ماورالنہری ، حضرت سید بدیع الدین زندہ ، شاہ مدارؒ۔

جاننا چاہئے کہ سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدارؒ ولایت کے اُس عظیم منصب پر فائز ہیں جو

ولایت کا سب سے اونچا مقام ہے جسے سالکین و عارفین عابدین عبدیت سے تعبیر کرتے ہیں اور اصطلاحِ صوفیاء میں اس کو قطب المدار کہتے ہیں اور مرتبہ قطب المدار پر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ تابعی بھی ہیں۔

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں:

کہ کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ پر فائز ہوجائے مگر تبع تابعین کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی دھول کے برابر مرتبہ نہیں ہوسکتا۔ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں کہ قطب المدار وہ ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کائنات عالم کی باگ دوڑ دیتا ہے۔ (تاریخ مدار: صفحہ 20)

شاہ قبیلہ کی پہچان

اسلام سے عرب ممالک اور ہندوستان کی سرزمین کا رشتہ کوئی نئی بات نہیں حق تعالیٰ نے ہزاروں سال پہلے سیدنا آدمؑ کے قدم مبارک سے ہندوستان کی سرزمین سے اسلام کے رشتے کی بنیاد ڈالنے سے لے کر حضرت سیدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ کے 282ھ میں کھمبات گجرات میں تشریف لانے تک یہ اسلامی رشتہ اور گہرا ہوتا چلا گیا۔ جب اللہ کی وحدانیت اور کلمہء طیبہ کی صدائیں ہند کی فضاؤں میں گونجنے لگیں تو اسلام میں داخل ہونے والوں کی تربیت کے لئے حق پرستوں کی جماعت کو سرزمین عرب سے حضرت زندہ شاہ قطب المدارؒ اپنے دوسرے سفر میں ہندوستان لے کر آئے تاریخ گواہ ہے اس جماعت میں حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی زوجہ محترمہ خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے علاوہ جو دوسری ازواج سے اولادیں ہوئیں ان میں حضرت امام محمد حنیفؒ، امام محمد اطرافؒ (اعطراف)، امام غازی عباسؒ پیدا ہوئے، تاریخ بتاتی ہے کہ انہی حضرات کی نسل سے شاہ قبیلہ نسل در نسل ہندوستان میں آباد ہے۔ حضرت مولا علی مشکل کشاؑ کی نو (۹) ازواج پاک تھیں۔ خاتون جنت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بطن مبارک سے حضرت امام حسن علیہ السلام، اور امام حسین علیہ السلام ہیں اور دوسری آٹھ (۸) ازواج سے اٹھارہ (۱۸) صاحبزادے ہوئے ان میں سے چھ (٦) بیٹوں کا (نو عمری) میں انتقال ہوا چھ (٦) بیٹے کربلا میں شہید ہوئے دنیا میں پانچ (۵) بیٹوں کی نسل ہے۔ حضرت امام حسنؑ، حضرت امام حسینؑ، حضرت محمد حنیفؒ (حنفیہ)، حضرت عباس علمدارؒ، محمد اطرافؒ (اعطراف) انہی اولادوں کی نسلیں علوی سیدوں کو ہندوستان کے نومسلموں کے بیچ شاہ کا مرتبہ دے کر دین حق کی مکمل راہ دکھانے کے لئے ہندوستان میں ہی بسنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ واضح رہے کہ حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بطن مبارک سے پیدا ہونے والی اولاد آلِ رسول

(حسنی، حسینی) سید کہلائی اور حضرت مولا علی مشکل کشاؑ کی دوسری ازواج سے پیدا ہونے والی اولادیں علوی سید کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے اس تواریخ سے شاہ قبیلہ کی پہچان علوی سید کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے وسیع معلومات کے لئے تواریخ کی کتاب خاندانِ علویہ کا مطالعہ فرمائیں۔ (مدار اعظم ہندی: صفحہ 75،76)

شجرہء طریقت خادمان مدارؓ

رحم کر اے دستگیرِ بے کساں
بہرِ سردار دو عالم نور جاں

سن لے دل کی اے خدا بہر علی
مجھ پر کر راز طریقت منجلی

فقر کی سب منزلیں ہوجائیں طے
واسطہ یا رب حسن بصری کا ہے

اے خدا بہرِ حبیب پاک دل
عشق کی ہو آگ دل میں مشتعل

بہرِ حضرت بایزید پاکباز
کھول دے الفت کا اپنے مجھ پہ راز

بہرِ حضرت سید قطب المدار
دین و دنیا میں تجھی پر ہو مدار

بو محمد کے لئے اے کبریا
کر درِ پاکِ محمد کا گدا

صدقہ حضرت خواجہء محمود کا
حمد میں اپنی مجھے رکھ اے خدا

یا الٰہی شاہ پیارے کے لئے
اپنی چاہت اور اپنا عشق دے
بہرِ خواجہ شاہِ شاہن ربَّنَا
انتہائے فقر کر مجھ کو عطا
شاہِ ہمَّن کے لئے اے ذوالکرم
دور کر دل سے مرے گُل ہم و غم
اُس شہ محمود ثانی کے طفیل
ہو نہ یارب سوئے دنیا دل کو میل
صدقہ میں حضرت شہ معروف کے
کر منور نورِ عرفاں سے مجھے
بہرِ شاہ مولوی عبد الجلیل
دے بزرگی کر نہ عالم میں ذلیل
صدقہ خواجہ شاہ فضل اللہ کا
راستہ بتلا دے اپنی راہ کا
ثانی خواجہ شاہ پیارے کے لئے
یا خدا حبِ محمد مجھ کو دے
بہرِ ثانی مولوی عبد الجلیل
تو ہی ہو ہر حال میں میرا کفیل

بہرِ خواجہ مولوی نجمِ دیں
کر دے اپنی مہر کی روشن جبیں
بہرِ ذاتِ پاک شمس الدین حق
منکشف ہوں مجھ پہ حالاتِ طبق
بہرِ مرشد سید کلب علی
سامنے تیرے ہوں یارب ملتجی
ہو کرم سید محضر علی کا کبریا
نسبت قطبِ جہاں کا واسطہ
دل کو کر میرے منور آلِ رسول کے لئے
پیر عبدالغفار شاہ راہِ ہدا کا واسطہ
دین و دنیا کے بر آئیں میرے کام
بے تردّد جملہ یا رب انام

اس کتاب کو لکھنے میں مندرجہ ذیل کتابوں کے حوالاجات شامل کئے گئے ہیں

نمبر	کُتب کے نام	مصنف
۱	تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے عرب واسلام	مولانا سید کبیر ابوالعلاؒ
۲	سفینۃ الاولیاء	شہزادہ داراشکوہ قادری
۳	اولیاءِ ہندوستان	علامہ عالم فقری
۴	مدارِ اعظم	علامہ فرید احمد نقشبندی مجددیؒ
۵	مدارِ اعظم (ہندی)	جی ایس دیوان
۶	تذکرۃ الفقراء	حضرت احمد اختر گوگائیؒ
۷	سراج الفقراء	مولوی سید امام الدین احمدؒ
۸	لطائف اشرفی	سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ
۹	جواہر مجددیہ	خواجہ احمد حسین خان نقشبندی
۱۰	گلستان مدار	سید عرفان علی شاہ طبقاتی شہنشاہی
۱۱	تاریخ مدار	سید یونس علی جعفری مداری
۱۲	مدارِ عالم	سید نور الاظہار جعفری مداری
۱۳	سلسلہء مداریہ	مولانا قیصر رضا علوی مداری
۱۴	انیس الابرار فی حیات قطب المدار	مولانا صوفی شاہ محمد ریاست علی
۱۵	سیرت قطب عالم	فصیح اکمل قادری

۱۶	تعلیم غوثیہ	سید گل حسن شاہ قلندری قادری
۱۷	کشف المحجوب	سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ
۱۸	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فریدالدین عطارؒ
۱۹	خزینۃ الاصفیاء	مفتی غلام سرور لاہوری
۲۰	اخبار الاخیار	شیخ محدث دہلویؒ
۲۱	سیرت مدار	مولانا سید محمد ادیب اللہ مداری
۲۲	اصابہ فی تمیز الصحابہ	علامہ حافظ ابن ہجر عسقلانیؒ
۲۳	تذکرہ سید احمد بادیہ پا	ڈاکٹر شفیق صاحب کوکھوا بن اعظم گڑھ
۲۴	سیر المدار	ظہیر احمد سہسوانی
۲۵	مکاشفۃ القلوب	حضرت امام غزالیؒ
۲۶	کواکب الدراریہ	حضرت علامہ محمد جانی ابن قانی قادری
۲۷	تذکرۃ المتقین	سید امیر حسن قصوری
۲۸	شان زندہ شاہ مدار	پیر سید آفتاب عادل جعفری مداری (امام عیدگاہ مکن پور)
۲۹	کراماتِ مسعودیہ	مولانا ملیح اودھی
۳۰	مکتوبات امام ربانی	مجدد الف ثانی امام ربانیؒ
۳۱	رہبر اسلام سترہویں شریف	حضرت رحمت علی شاہ ملنگؒ
۳۲	کلیات امدادیہ	حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ
۳۳	بحرِ زخار	علامہ شیخ وجیح الدین اشرفؒ
۳۴	مراۃ الاسرار	علامہ عبد الرحمٰن علوی چشتی

۳۵	مراۃ المداری	علامہ عبدالرحمٰن علوی چشتی
۳۶	تاریخ سلاطینِ شرقیہ	علامہ سید اقبال جونپوری
۳۷	تذکرۃ المشائخ عظام	مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی
۳۸	ثمرۃ القدس	حضرت ملا کاملؒ
۳۹	منتخب العجائب فی اظہارِ اسرار الغرائب	عارف ربانی سید عبداللہ
۴۰	مراۃ النصاب	حضرت سید ضیاء الدین احمد علوی مجددی
۴۱	خمخانۂ تصوف	ڈاکٹر علامہ ظہور الحسن شارب
۴۲	نصیحۃ الابرار المعروف با جمالِ قطب المدار	مفتی محمد اسرافیل حیدری علوی
۴۳	جواہر ہدایت	
۴۴	انوار اشرفی	
۴۵	آئینۂ تصوف قدیم	
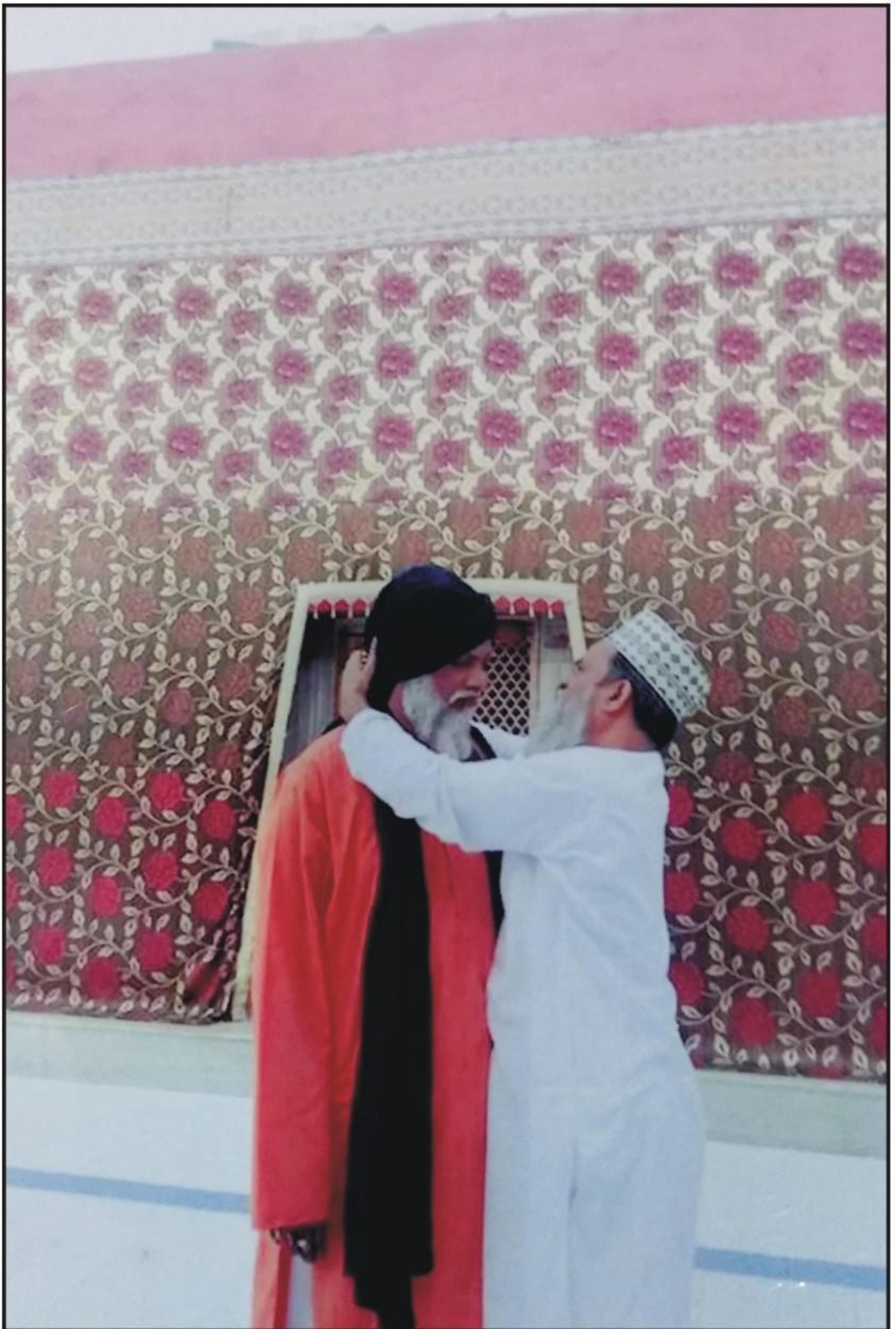
۱،شعبان ۱۴۳۸ ہجری کو مکن پور شریف انڈیا میں حاضری کا شرف حاصل کرتے ہوئے، سجادہ نشین آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف، قاری سید علامہ محضر علی شاہ جعفری وقاری المداری صحنِ روضہء قطب المدارؒ میں سلسلہء خادمانِ مدار کی خلافت کی دستار باندھتے ہوئے۔
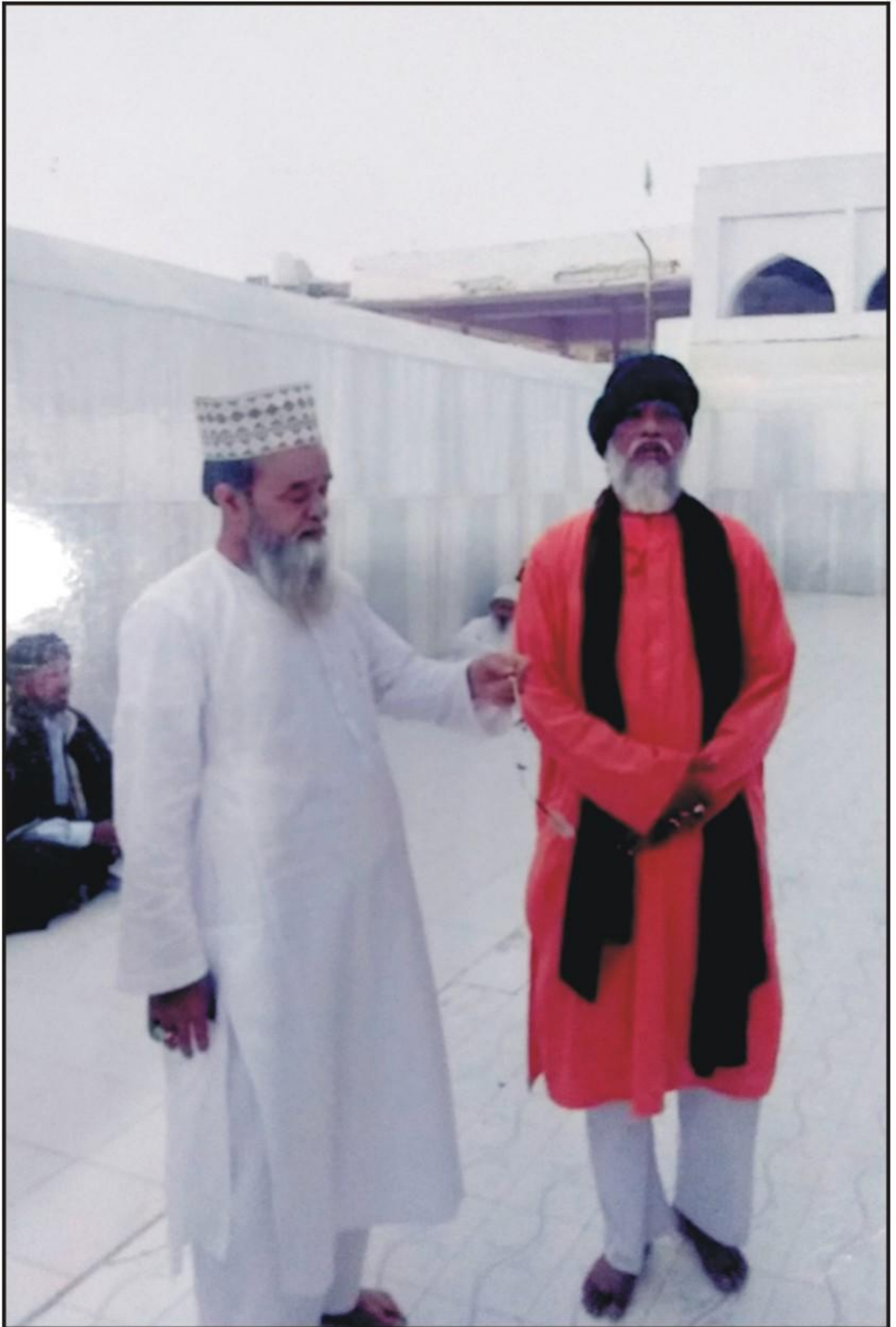
سجادہ نشین آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف انڈیا، حضرت علامہ مولانا قاری سید محضر علی شاہ جعفری وقاری المداری کے ساتھ حضرت پیر عبدالغفار شاہ عاشقانِ وخادمانِ مدار

سولھویں تخت نشین صدر سجادہ نشین حضرت علامہ مولانا سید مجیب الباقی میاں جعفری المداری پیر عبدالغفار شاہ مداروی
کو سلسلہء مداریہ کی کتاب ''مراۃ المداری'' کا تحفہ دیتے ہوئے
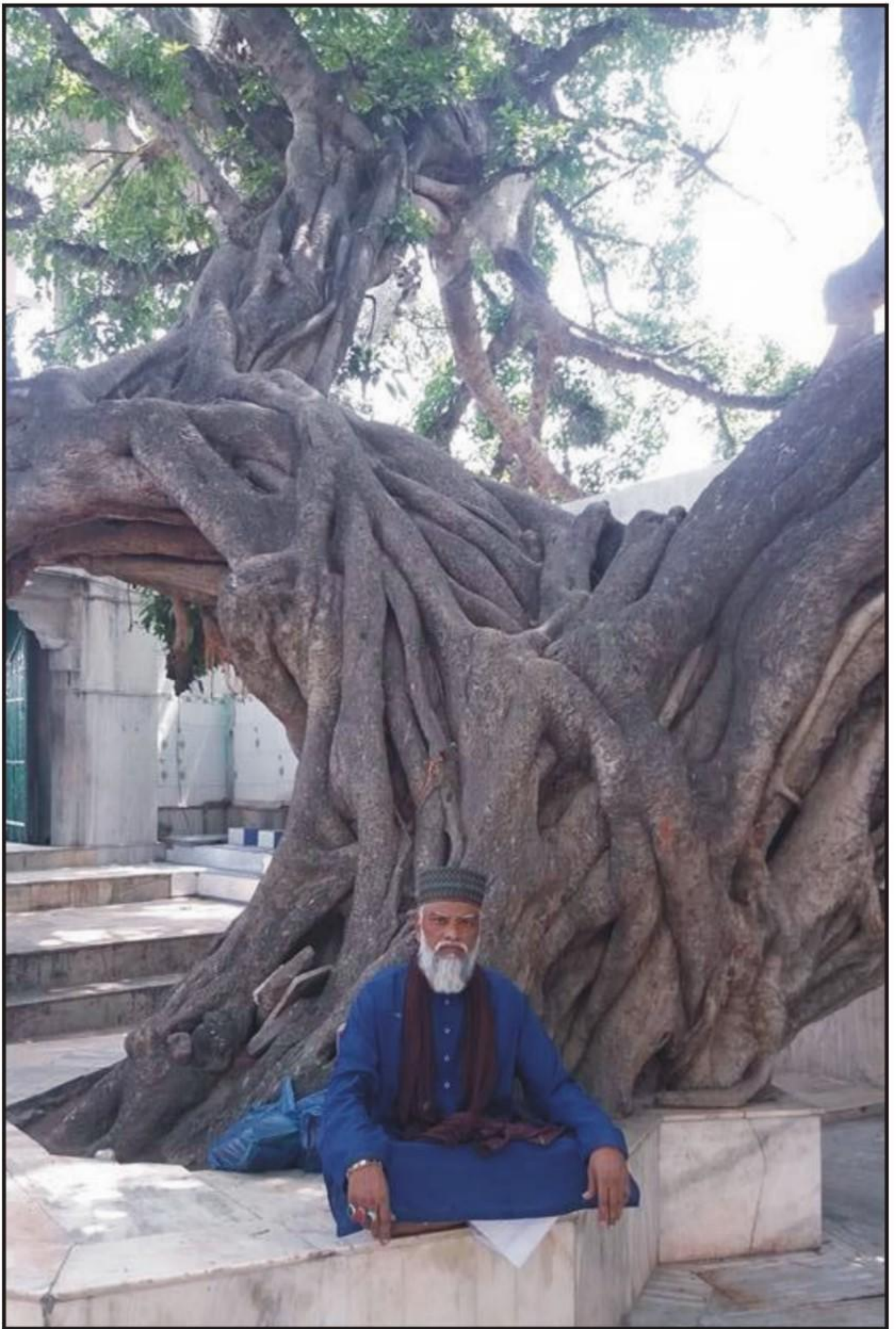
سرکار زندہ شاہ مدارؒ 798 ہجری میں جب مکن پور تشریف لائے تو یہ درخت اس بھی وقت موجود تھا۔

www.youtube.com/c/khanqahemadariyamirpurkhaspakistan